ہفت روزہ
عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا ترجمان
انٹرنیشنل
جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱۸

ختم نبوة

KHATME NUBUWWAT

(AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)

وہ خوش نصیب افراد جنہیں قیامت کو نور ملے گا

بچوں کی اصلاح و تربیت نہایت ضروری ہے

ذکری دین کی حقیقت اور ذکریوں کا تاریخی پس منظر

تحریک ختم نبوت 1974ء اور قومی اسمبلی کا فیصلہ

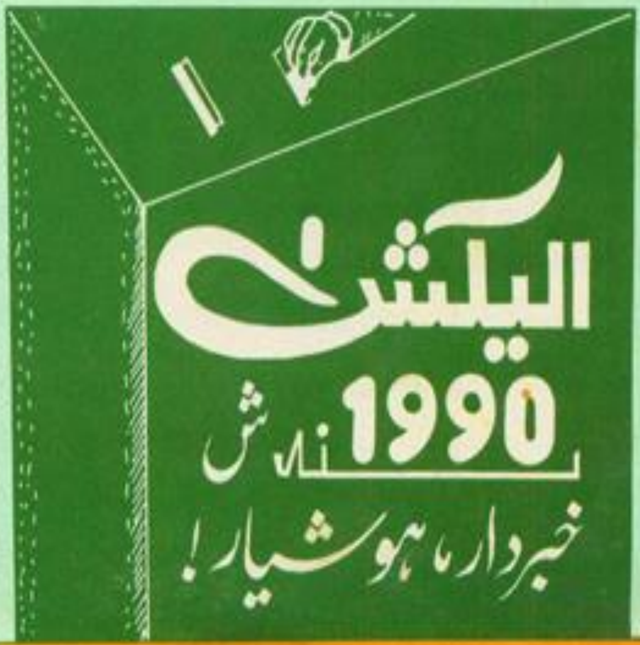

آپ کے مسائل

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی

ترتیب: مولانا منظور احمد الحسینی

ولدیت تبدیل کرنا

ناملوم

میری والدہ کا انتقال میری پیدائش کے وقت ہوگیا تھا جس کی وجہ سے میرے والد صاحب (جن کا انتقال ہوچکا ہے) نے سخت ذہنی پریشانی اور بلکہ نیم پاگل پن کی حالت میں ہسپتال کے رجسٹر پر دستخط کرنے سے انکار کردیا۔ ہسپتال کے قانون کے مطابق ایسی صورت میں بچہ کسی لاوارث عیسائی گھرانے کے حوالے کردیا جاتا ہے۔

میرے تایا نے اس نازک مرحلہ پر اس چیز کو اپنا فرض جانتے ہوئے ولدیت کی جگہ اپنے دستخط کرکے مجھے گود لے لیا اور اس طرح وہ دن اور آج کا دن میں نہ صرف ان کے سائے تلے جی رہا ہوں بلکہ ان کے لئے اپنے دل میں بہت زیادہ پیار اور قدر کے جذبات رکھتا ہوں انہوں نے بھی جواب میں مجھے اتنا پیار دیا ہے کہ آج سے ۸ سال پہلے جب انہوں نے مجھ پر یہ انکشاف کیا تو میں تقریباً اچھل پڑا۔

آج سے کچھ روز قبل مجھے کسی نے یہ مشورہ دیا کہ مجھے فوراً اپنی ولدیت کی جگہ سے اپنے تایا کا نام ہٹا کر اپنے حقیقی والد کا نام لکھنا چاہئے۔ نہیں تو ہم سب آخرت میں خدا کے عذاب کے حقدار ہوں گے۔ جبکہ یہاں پر حالات یہ ہیں کہ میرے تایا کی اپنی کوئی اولاد نہیں ہے اور مجھے بھی ان کی طرف سے اتنی زیادہ محبت ملی ہے کہ نہ مجھے کوئی اعتراض ہے اور نہ میرے والد اور بھائیوں اور رشتہ داروں کو۔ اس کے علاوہ جس چیز میں آپ کی رہنمائی کی ضرورت ہے وہ یہ کہ وراثت کا معاملہ کس طرح طے پائے گا جبکہ والد صاحب اور تایا شروع سے ایک کاروبار چلاتے ہوئے ایک چھت تلے رہ رہے ہیں اس طرح سے والد کے انتقال کے بعد ہم سب بھائی اور میرے تایا ایک ہی ساتھ رہتے چلے آئے ہیں اور تایا نے کبھی ہمیں کسی کمی کا احساس نہیں ہونے دیا۔

جواب: شرعاً ولدیت بدلنا جائز نہیں، اگر تایا کی خواہش کے مطابق ان کی ولدیت لکھائی جاتی ہے تو یہ صحیح نہیں مگر ان کو مسئلہ سمجھانا چاہئے۔

۲۔ آپ کو اپنے بھائیوں کے برابر حصہ ملے گا، اگر تایا صاحب اپنی جائداد آپ کے نام کر دیتے ہیں تو ان کی جائداد آپ کو ملے گی ورنہ دوسرے بھائیوں کے برابر ملے گی۔

ناجائز کاروبار

ناملوم

میں اپنے بھائی اور والد (باپ) کے ساتھ رہتا ہوں اور ان کے ساتھ دکان پر بھی بیٹھتا ہوں۔ میں آج کل پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ پڑھتا ہوں اور تھوڑا بہت گناہوں سے بھی بچنے کی کوشش کرتا ہوں۔ میری دکان پر چند غیر شرعی کام ہوتے ہیں جن کو بند کرنے کی پوزیشن میں میں نہیں ہوں کیونکہ میرا بڑا بھائی اس کاروبار کو سنبھالتا ہے میں وہ کام کرتا ہوں جس میں گناہ کم ہوتے ہیں۔

۱۔ دکان پر بھائی اور نوکر حضرات جھوٹ بھی بول لیتے ہیں جبکہ میں جھوٹ نہیں بولتا۔

۲۔ ہماری دکان کا ٹیلی فون ناجائز ہے کیونکہ بھائی نے ٹی اینڈ ٹی والوں سے رابطہ کیا ہوا ہے۔ وہ ان کو رشوت کے .... ۱ روپے دیتا ہے اور انہوں نے بھائی کا ٹیلی فون کا میٹر بند کردیا ہے اس وجہ سے بل بہت ہی کم آتا ہے جبکہ اس کا استعمال ہزاروں میں ہے۔

۳۔ بھائی پرائز بونڈ بھی خریدتا ہے اور اس کے انعام بھی نکلتے ہیں، کار کا انشورنس اور ہمارا سب کا بھی انشورنس ہے۔

۴۔ گھر پر پانی بھی ناجائز آتا ہے کیونکہ گھر پر مشین پانی کھینچتی ہے جس کی وجہ سے پانی بہتر آتا ہے اور بل کم آتا ہے اور دوسروں کا حق مارا جاتا ہے ان کو پانی کم ملتا ہے۔

میرے والد اور بھائی اس کاروبار کی دیکھ بھال کرتے ہیں میں کاروبار میں بالکل دلچسپی نہیں لیتا، میں گاہک سے پیسے لیتا ہوں، بل بناتا ہوں، بینک کا کام کرتا ہوں، ادھار والوں کے پاس جاتا ہوں۔ میں مال کی خرید و فروخت میں حصہ نہیں لیتا، رہائش میری ان کے ساتھ ہے اب میں کیا کروں مجھے جلد سے جلد جواب ارسال کریں۔

جواب: ان میں سے جن برائیوں کو آپ بند کرا سکتے ہیں کرالیں اور جن کو بند نہیں کرا سکتے ان کو برا سمجھیں اور اللہ سے استغفار کرتے رہیں۔

زکوٰۃ ادا نہ کرنا

ناملوم

ایک شخص جس پر زکوٰۃ واجب ہے وہ ادا نہیں کرتا قرض داروں کو قرض ادا نہیں کرتا، وہی شخص قرض لے کر عمرہ ادا کرنے جاتا ہے، قرض بھی عمرہ کے نام سے لیتا ہے اور عمرہ کرتا ہے کیا یہ سب باتیں جائز ہیں ان سب باتوں کے باوجود اس کا عمرہ کرنا کیسا۔ مہربانی فرما کر اس بارے میں احکام شریعت کیا کہتے ہیں؟

جواب: زکوٰۃ فرض ہونے کے باوجود زکوٰۃ ادا نہ کرنا گناہ کبیرہ ہے اور گنجائش کے باوجود قرض ادا نہ کرنا بھی ظلم ہے۔ عمرہ کے لئے لوگ اس کو قرض نہ دیا کریں۔

غصے میں طلاق دینا

ناملوم

اگر شوہر غصے کی حالت میں بیوی سے کہے کہ میں تجھے طلاق دیتا ہوں کیا طلاق ہو جاتی ہے؟

جواب: ہو جاتی ہے۔

سوال: میرے بچے کا انتقال ہوگیا ہے وہ ۳ ماہ کا تھا اس کے افسوس میں ۴۰ دن ضروری ہوتے ہیں یا نہیں بچے کی ماں اپنے میکے بیٹھی ہوئی ہے آپ ذرا واضح کریں۔

جواب: تین دن کے بعد سوگ نہیں ہوتا، چالیس دن کا رواج لوگوں کا خود ساختہ ہے۔

سوال: برائے مہربانی آپ یہ بتائیں کہ میں نے قرآن اٹھایا تھا کہ اب میں دوبارہ اس کام کو نہیں کروں گا لیکن پھر میں نے ایسا کیا، آپ قرآن و سنت کی روشنی میں مجھے بتائیں کہ اس قرآن کا کیا کفارہ ادا کرنا چاہئے؟

جواب: قسم توڑنے کا کفارہ آپ پہلا م ہے یعنی دس محتاجوں کو دو وقت کا کھانا کھلائیں یا محتاجوں کو صدقہ

باقی صـ۲۲ پـر

ہفت روزہ

ختم نبوة

انٹرنیشنل

شمارہ نمبر	جلد نمبر ۹	جمعہ ۱۴ ربیع الاول ۱۴۱۱ھ مطابق ۵ تا ۱۱ اکتوبر ۱۹۹۰ء شمس

مدیر مسئول عبد الرحمٰن باوا

اس شمارے میں

۱ — آپ کے مسائل اور ان کا حل — ۲
۲ — رس بھری نہ ہو تیری بندگی کیلئے (نظم) — ۴
۳ — الیکشن ۱۹۹۰ء (اداریہ) — ۵
۴ — سید ناصر بن عبد العزیز مرحوم — ۶
۵ — وہ خوش نصیب افراد جنہیں قیامت میں نور ملے گا — ۱۰
۶ — ایک مقدمہ میں حضرت علی کا دلچسپ واقعہ — ۱۱
۷ — بچوں کی اصلاح و تربیت ضروری ہے — ۱۲
۸ — تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء — ۱۴
۹ — بزم ختم نبوت — ۱۶
۱۰ — مرزا قادیانی کی عبرتناک موت — ۱۶
۱۱ — یہ عراق اور یہ بردگی آخر کب تک؟ — ۱۷
۱۲ — ایک بزرگ کی حکایت — ۱۷
۱۳ — مسیلمہ کذاب — ۱۸
۱۴ — دینیات کی کتاب کلمہ طیبہ کی غلط اشاعت — ۱۸
۱۵ — ذکری دین کی حقیقت اور تاریخی پس منظر — ۲۰

پبلشر: عبد الرحمٰن یعقوب باوا — طابع: سید شاہد حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: ۱۴ بزنس لائن کراچی

سرپرست

شیخ المشائخ حضرت مولانا
خان محمد صاحب مدظلہ
امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

مجلس ادارت

مولانا مفتی احمد الرحمٰن | مولانا محمد یوسف لدھیانوی
مولانا منظور احمد الحسینی | مولانا بدیع الزمان
مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر

سرکولیشن منیجر

محمد انور

رابطہ دفتر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت
جامع مسجد باب الرحمت ٹرسٹ
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ
کراچی ۷۴۴۰۰ ۔ پاکستان
فون نمبر ۷۷۸۱۱۶۷

LONDON OFFICE:
35 STOCKWELL GREEN
LONDON SW9 9HZ U.K.
PH: 071-737-8199.

چندہ

سالانہ	۱۵۰ روپے
ششماہی	۷۵ روپے
سہ ماہی	۴۵ روپے
فی پرچہ	۳ روپے

چندہ

غیر ممالک سے سالانہ بذریعہ ڈاک
۴۵ ڈالر

چیک یا ڈرافٹ بنام "ویکلی ختم نبوت"
الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ
اکاؤنٹ نمبر ۳۶۳ کراچی پاکستان
ارسال کریں

میں ہوں بندہ تری بندگی کے لیے

مانگتا ہوں تجھے زندگی کے لیئے
میں ہوں بندہ تری بندگی کے لیئے

بھر دیا میرے ساقی نے ساغر مرا
میں نے مانگا تھا بس چاشنی کے لیئے

بد نگاہی تو ظلمت ہے اندھیر ہے
ہیں نگاہیں مری روشنی کے لیئے

اک پیمبرؐ کی ہے زندگی سامنے
اور کیا چاہیئے آدمی کے لیئے

راستہ صرف سنت کی ہے پیروی
مبتدی کے لیئے منتہی کے لیئے

غار سے حسن میدان میں آگیا
چاند آیا نکل چاندنی کے لیئے

سارے جھگڑے بکھیڑے ابھی ختم ہوں
کاش سوچیں تو اس زندگی کے لیئے

میں نے رو رو کے دامن کو تر کر لیا
اے انیس آخرت میں خوشی کیلئے

انیس پُرخاصوی ، الہ آبادی

الیکشن ۱۹۹۰ء — خبردار، ہوشیار

الیکشن کمیشن کے الیکشن شیڈول کے اعلان کے بعد کاغذات نامزدگی داخل ہو چکے ہیں امیدواروں کے نام سامنے آچکے ہیں اگر یہ الیکشن ہوئے اور التوا کی نذر نہ ہوئے تو آئی جے آئی، پی پی پی، جمعیت علماء اسلام، ایم کیو ایم کے علاوہ بہت سی چھوٹی جماعتیں اور آزاد امیدوار حصہ لیں گے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا الیکشن یا سیاست سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے وہ نہ تو خود حصہ لے گی اور نہ ہی اس کا کوئی عہدیدار جماعتی حیثیت سے حصہ لے گا۔ البتہ چونکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا مشن عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور فتنۂ قادیانیت کا تعاقب ہے اور وہ اس محاذ پر اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح نباہ رہی ہے اور آئندہ بھی نبھائے گی اس لئے اگر کوئی ایسا امیدوار سامنے آیا جو قادیانی یا قادیانی نواز ہوا تو اس کی بھرپور مخالفت کی جائے گی۔ اور اسے ناکام بنانے کی بھرپور کوشش کی جائے گی۔

اس وقت ہمیں پی پی پی اور مسلم لیگ (جو آئی جے آئی کا حصہ ہے) سے یہ خطرہ ہے کہ وہ ایسے امیدواروں کو کھڑا نہ کر دے جو قادیانی ہوں یا قادیانی نواز۔ ان دونوں جماعتوں کی گذشتہ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ یہ دونوں اس مسئلہ میں خاصی غیر محتاط ہیں اور انہیں اس بات کا احساس نہیں کہ پاکستان ایک اسلامی مملکت ہے اس لئے یہ امیدواروں کے چناؤ میں پاکستان کی اسلامی اہمیت کو نظر انداز کر دیتی ہیں جب سے قادیانیوں کے دونوں گروپوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا ہے اس وقت سے قادیانیوں نے اپنے عقائد کو چھپا کر منافقت کا لبادہ اوڑھ لیا ہے اور وہ خود کو مسلمان ظاہر کر کے اہم کلیدی عہدوں پر بھی پہنچ جاتے ہیں اور سیاسی جماعتوں میں بھی جا گھستے ہیں جس سے انہیں ٹکٹ کے حصول میں کوئی دشواری پیش نہیں آتی۔

امیدواروں کے ساتھ یہ بات بھی پیش نظر رکھنا ہوگی کہ سابقہ حکومتوں نے قادیانیوں کو کتنی اہمیت دی ہے۔ پی پی پی حکومت خصوصاً معزول وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے اپنے ارد گرد خاصی تعداد میں قادیانی بھرتی کر لئے تھے حتیٰ کہ اسپیچ سیکرٹری بھی قادیانی تھا ہم نے اس دور میں لکھا تھا کہ قادیانی بے نظیر کے ارد گرد گڑھا کھود رہے ہیں اور وہ گڑھا واقعی کھودا اور بے نظیر مع اپنی کرسی کے اس گڑھے میں جا گریں اب بھی ہماری تمام جماعتوں سے یہی گذارش ہے کہ وہ اپنے امیدواروں پر پوری طرح نظر ڈالیں کہیں ایسا نہ ہو کہ کوئی قادیانی دھوکہ دے کر آ جائے اور وہ کامیاب بھی ہو جائے۔ اس کا نتیجہ بہت ہی برا نکل سکتا ہے۔ قادیانی سے قادیانی نواز زیادہ خطرناک ہوتا ہے کیونکہ وہ الیکشن کے اخراجات حاصل کرنے کے لئے قادیانیوں سے درپردہ مل جاتا ہے (اور منافقین کی صف میں شامل ہو جاتا ہے) کامیاب ہونے کے بعد وہ اعلانیہ نہ سہی خفیہ طور پر وہ قادیانیوں کی سرپرستی کرتا ہے۔

اس کی تازہ مثال ہمارے سامنے ہے کہ نگران حکومت میں مرکزی وزارت اطلاعات کا قلمدان جھنگ کی عابدہ حسین کے سپرد کیا گیا ہے اس کی وزارت سے پہلے دو ماہ کے لئے قادیانی روزنامہ الفضل کی اشاعت معطل کر دی گئی تھی جس پر قادیانیوں نے لاہور ہائی کورٹ میں رٹ دائر کر دی۔ عدالت نے سٹے آرڈر بھی نہیں دیا لیکن اخبار کی اشاعت شروع ہو گئی۔ اخبار کی دوبارہ اشاعت کے بارے میں عام تاثر یہی ہے کہ وفاقی وزیرۂ اطلاعات کے اشارے پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے اخبار کی اجازت دی ہے۔ اگر واقعی یہ صحیح ہے تو پھر ہم صرف وزیرۂ اطلاعات ہی نہیں بلکہ پوری نگران حکومت کے بارے میں یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ

ایں چنیں ارکان دولت ملک را ویراں کنند

نگران وزیر اعظم صاحب کے بارے میں اچھے تاثرات پائے جاتے ہیں لیکن انہوں نے ایک مرتبہ قادیانیوں کی حمایت میں مبینہ طور پر بیان دیا تھا

ایسے میں تمام دینی جماعتوں، شمع ختم نبوت کے پروانوں بلکہ تمام اہل اسلام خصوصاً عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنوں کا فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے اضلاع میں الیکشن میں حصہ لینے والے افراد کے بارے میں مکمل کوائف جمع کریں اور تحقیقات کریں کہ آیا وہ مرزائی یا مرزائی نواز تو نہیں۔ اگر ثابت ہو جائے تو ان کے خلاف ڈٹ جائیں اور عامۃ الناس کو قادیانی فتنے سے آگاہ کریں۔

سیدنا عمرؒ بن عبدالعزیزؒ

حضرت عمرؓ کا قاعدہ تھا کہ وہ حالات معلوم کرنے کی غرض سے راتوں کو گشت کیا کرتے تھے۔ ایک رات جب وہ گشت کرتے کرتے تھک گئے تو ایک دیوار کے سہارے ٹیک لگا کر بیٹھ گئے۔ انہوں نے سنا کہ گھر کے اندر ایک عورت اپنی لڑکی سے کہہ رہی تھی کہ دودھ میں پانی ملا دے، لڑکی نے جواب دیا کہ امیر المومنین ؓ کا حکم ہے کہ دودھ میں پانی نہ ملایا جائے، ماں نے جواب دیا کہ کیا اس وقت امیر المومنین ؓ دیکھ رہے ہیں! لڑکی نے کہا کہ خدا کی قسم، ایسا نہیں ہو سکتا کہ جلوت میں تو امیر المومنین ؓ کی اطاعت کی جائے اور خلوت میں ان کی نافرمانی کی جائے۔ حضرت عمرؓ نے یہ ساری گفتگو سنی اور اپنے غلام اسلم سے کہا کہ اس مکان کو ذہن میں رکھنا۔ صبح ہوئی تو انہوں نے غلام کو بھیجا کہ وہ معلوم کرے کہ وہ عورتیں کون ہیں اور آیا وہ شادی شدہ ہیں، معلوم ہوا کہ لڑکی کی ابھی شادی نہیں ہوئی۔ بالآخر حضرت عمرؓ نے اس لڑکی کا نکاح اپنے بیٹے عاصم سے کر دیا۔ اسی لڑکی کے بطن سے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی والدہ پیدا ہوئیں۔

مسند خلافت پر بیٹھنے سے پہلے عمر بن عبدالعزیزؒ مصر کے گورنر تھے۔ انہوں نے کوئی اکیس سال تک گورنری کی۔ مورخین کا خیال ہے کہ کوئی گورنر اتنی زیادہ مدت تک اس عہدہ پر فائز نہیں رہا۔ بعد کو انہیں مدینہ کا گورنر بنا دیا گیا۔ گورنری کے زمانہ میں وہ بڑے ٹھاٹھ سے زندگی گزارتے تھے، ان کا ذاتی ساز و سامان تیس اونٹوں پر لد کر جاتا تھا۔ اس سے ان کی دنیوی شان و شوکت کا کچھ کچھ اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

مدینہ کی گورنری کے زمانہ میں جو ناقابل فراموش کام انجام دیئے ان میں مسجد نبویؐ کی تعمیر ہے۔ انہوں نے مسجد کی تعمیر میں چند جدتیں دکھائی ہیں، محرابوں کی تعمیر انہی کی یادگار ہے۔ انہوں نے پرنالے پیسے کے بنوائے تھے۔

ولید نے حج کے زمانہ میں مسجد نبویؐ کا معائنہ کیا اور تزئین و ترقی کے جو کام انہوں نے کیے تھے، ان کی تعریف کی۔ اسی زمانہ میں انہوں نے دوسرے عمال کو لکھا کہ مدینہ اور اطراف کے شہروں میں بکثرت کنوئیں کھدوائے جائیں اور دشوار گزار راستوں کو ہموار کر دیا جائے۔ گورنری کے زمانہ میں وہ امیر الحج بن کر لوگوں کو اپنے ساتھ حج بھی کراتے۔ سلیمان بن عبدالملک کو ان کی ذات پر اس قدر اعتماد تھا کہ انہوں نے انہیں اپنا وزیر اور مشیر بنا لیا۔ اور اسی بنا پر جو لوگ خلافت کے حقدار سمجھے جا سکتے تھے، ان میں عمر بن عبدالعزیزؒ بھی شامل تھے چنانچہ جب سلیمان بیمار ہوا، اور زیست کی امید نہ رہی تو اس نے مشورہ کر کے انہیں اپنا جانشین مقرر کر دیا اور اپنے خاندان والوں سے بھی ان کی بیعت کرائی۔ ہشام بن عبدالملک نے اس اقدام کی مخالفت کی اور کہا کہ ہم تاقیامت اُن کے ہاتھ پر بیعت نہ کریں گے۔ مگر ذرا سی دھمکی کے بعد اُس کی مخالفت ختم ہو گئی۔ اس کے بعد عمر بن عبدالعزیزؒ مسند خلافت پر متمکن ہو گئے۔

خلافت کی مسند پر بیٹھتے ہی ان کی زندگی میں عظیم الشان انقلاب برپا ہو گیا۔ ان کی پہلی سی شان و شوکت اور آن بان سب جاتی رہی شاہی سواریاں خچر اور ترکی گھوڑے سب بیت المال میں داخل کر دیئے گئے۔ جب پولیس افسر نیزہ لے کر ان کے آگے آگے چلا۔ تو آپ نے بھی انہوں نے روک دیا اور کہا کہ میں عام مسلمانوں کی طرح ایک مسلمان ہوں۔ الغرض ہر وہ چیز جس سے نام و نمود کا اظہار ہوتا تھا، بیت المال میں بھیج دی گئی۔

خلیفہ بن جانے کے بعد وہ اپنے خیمہ میں فروکش ہو گئے اور قصر خلافت میں قیام نہیں کیا جس میں سلیمان کے اہل و عیال رہتے تھے۔ جب وہ اندر داخل ہوئے تو لونڈی نے ان کی پریشانی دیکھ کر پوچھا کہ یہ حالت کیوں ہے؟ جواب میں فرمایا "کیا یہ تشویشناک بات نہیں کہ مشرق و مغرب میں امت محمدیہ کا کوئی فرد ایسا نہیں ہے۔ جس کا مجھ پر حق نہ ہو، اور جس کا بغیر اطلاع و مطالبہ ادا کرنا مجھ پر فرض نہ ہو۔ اس کے بعد مسجد میں تشریف لائے اور خطبہ دیا جس میں آپ نے فرمایا۔

"لوگو! مجھ پر خلافت کا بوجھ ڈال دیا گیا ہے بغیر اس کے کہ مجھ سے رائے لی جاتی یا میں اس کا خواستگار ہوتا یا عام مسلمانوں سے مشورہ لیا جاتا۔ میری بیعت کا جو جُوا تمہاری گردنوں میں ہے۔ اس کو خود نکالے دیتا ہوں۔ اب جسے چاہو پسند کر کے اپنا خلیفہ مقرر کر لو۔"

اس خطبہ کو سن کر تمام حاضرین نے بالاتفاق باآواز بلند کہا کہ "ہم نے آپ کو اپنا خلیفہ منتخب کیا اور ہم آپ کی

صرافہ بازار میں سونے کی قدیم دوکان
صراف حاجی صدیق اینڈ برادرس
اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے ہمارے ہاں تشریف لائیں
کندن اسٹریٹ صرافہ بازار کراچی
فون نمبر: ۲۴۵۸۰۳

خلافت پر راضی ہیں"۔ جب یہ ہیجانی کیفیت ذرا دور ہوئی تو آپ نے مفصل تقریر کی اور لوگوں کی توجہ تقویٰ اور آخرت کی طرف دلائی اور پھر فرمایا :-

"لوگو! جو شخص خدا کی اطاعت کرے اس کی اطاعت واجب ہے اور جو شخص اس کی نافرمانی کرے، اس کی اطاعت جائز نہیں جب تک میں خدا کی اطاعت کروں، میری اطاعت کرو اور اگر میں اس کی نافرمانی کروں، تو میری اطاعت تم پر فرض نہیں ہوگی"۔

یہی وہ الفاظ ہیں جو حضرت ابوبکرؓ نے خلافت قبول کرتے وقت فرمائے تھے، ان سے بہتر اور کیا معیار خلافت اور اطاعت ہوسکتا ہے؟

خلافت پر فائز ہونے کے بعد جو اہم ترین کام انہوں نے انجام دیا، وہ غصب شدہ جائداد اور اموال کی واپسی تھی چنانچہ انہوں نے منادی کرادی کہ لوگ ایسی جائداد، اور اموال کے بارے میں اپنی اپنی شکائتیں پیش کریں۔ انہوں نے ابتداء اپنی ذات سے اور اپنے خاندان سے کی اور اُن سب جاگیروں سے جو سلطنت کے مختلف حصص میں تھیں، دست برداری کرلی اور سب کو بیت المال میں داخل کردیا۔ پھر تمام مسلمانوں سے اموال مغصوبہ لیکر جائز حقداروں کو واپس کردیئے، ابن سعد نے لکھا ہے کہ حضرت امیر معاویہؓ کے بعد سے لیکر اپنے زمانہ تک کی جو جائدادیں غصب کرلی گئی تھیں وہ سب کی سب جائز حقداروں کو دلادی گئیں۔

اس کارروائی کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ خوارج نے انکی حکومت کے خلاف بغاوت کرنی بند کردی مگر خاندان بنی امیہ کے افراد یہ دیکھ کر کہ ان کی وجاہت ختم ہو رہی ہے اور ان کے ساتھ عام مسلمانوں کا سا برتاؤ کیا جا رہا ہے اور ان کے خلاف خرد برد کی حرکتوں کو منظر عام پر لایا جا رہا ہے تو وہ دل میں آپ کے خلاف ہوگئے، مگر ان کی بددلی کے باوجود عمر بن عبدالعزیزؒ قوی سے لے کر کمزور کو حقوق دلاتے رہے، بنی امیہ نے ان پر طرح طرح سے اثرات ڈلوائے لیکن اُن کے پائے ثبات میں ذرا سی بھی لغزش نہیں آئی اور وہ برابر اپنی پالیسی پر تادم مرگ قائم رہے۔

اس تطہیر کے بعد انہوں نے رشوت خور اور ظالم عمال حکومت کی جانب توجہ کی، اس سلسلہ میں انہوں نے سب سے پہلے یزید بن مہلب (گورنر خراسان) کو معزول کرکے قید میں ڈال دیا۔ یہ شخص عمر بن عبدالعزیزؒ کی وفات تک قید خانہ میں رہا اور بھی متعدد افسر معزول کیئے گئے وہ اس قسم کا انتہائی اقدام اس وقت کرتے تھے جب ان کو مختلف شہادتوں سے جرم کے بارے میں مکمل ثبوت مل جاتا تھا۔

جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے کہ بنو امیہ ان کی پالیسی سے دل ہی دل میں سخت ناراض تھے اور اس لیے انہوں نے خفیہ خفیہ سازش کرنی شروع کردی اور بالآخر انہیں زہر دلوایا جس غلام نے زہر دیا تھا اس نے اقرار کرلیا کہ ایک ہزار دینار کی رشوت دے کر اس سے یہ کام کرایا گیا ہے۔ چنانچہ انہوں نے اس سے یہ رقم وصول کرلی اور اسے بیت المال میں داخل کردیا اور اسے خارج البلد کردیا، وہ بیس دن بیمار رہے اور ۳۹ سال کی عمر میں انتقال کرگئے۔ ان کی مدت خلافت ڈھائی سال رہی، مگر اس اثناء میں انہوں نے ظلم و عدوان کی جڑیں کاٹ دیں۔ وفات کے وقت ذیل کی آیت وردِ زبان تھی۔ (جس کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے)۔

"یہ آخرت کا گھر ہے، ہم اُن لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں نہ برتری چاہتے ہیں اور نہ فساد کرتے ہیں اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کے لیے ہے"۔

مرض الموت میں لوگوں نے مشورہ دیا کہ آپ مدینہ میں جاکر وفات پائیں، تاکہ آپ کو رسول اکرمؐ، حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ کے پہلو میں جگہ مل سکے۔ انہوں نے جواب میں فرمایا کہ

"میں اپنے آپ کو اُن جیسی برگزیدہ ہستیوں کے پہلو میں دفن ہونے کے قابل نہیں سمجھتا"۔

مرتے وقت انہوں نے ایک سوال کے جواب میں اپنی اولاد کے بارے میں یوں فرمایا:-

"میں نے ان کے منہ کو ہمیشہ اُس مال سے خشک رکھا لیکن میں نے ان کا حق کبھی تلف نہیں کیا اور جس چیز پر ان کا حق نہیں تھا وہ ان کو کبھی نہیں دی، تمہارا یہ کہنا کہ میں انہیں یا خاندان کے کسی شخص کو ان کے متعلق وصیت کرجاؤں، تو ان کے معاملہ میں میرا وصی اور میرا ولی صرف خدا ہے، میرے لڑکے اگر خدا سے ڈریں گے تو خدا ان کے لیے کوئی صورت نکال دے گا اور اگر وہ مبتلائے گناہ ہوں گے تو میں انہیں گناہ کے لیے طاقتور نہ بناؤں گا"۔

اس کے بعد لڑکوں کو بلایا اور بادیدۂ تر فرمایا:-

"تم کس عرب یا ذمی سے نہ ملوگے جس پر تمہارا حق نہ ہوگا لڑکو! تمہارے باپ کو دو باتوں سے ایک کا اختیار تھا ایک یہ کہ تم دولت مند ہو جاؤ اور وہ جہنم میں داخل ہو یا تم لوگ محتاج رہو اور وہ جنت میں جائے لیکن یہ بات کہ تم لوگ محتاج رہو اور وہ جنت میں جائے اس کو زیادہ محبوب تھی بہ نسبت اس کے کہ تم لوگ دولت مند ہو اور وہ آگ میں جائے اٹھو، خدا تمہیں اپنی حفاظت میں رکھے"۔

ان کی وفات پر تمام ممالک محروسہ میں ماتم کیا گیا۔ امام حسن بصریؒ نے وفات کی خبر سن کر فرمایا۔ "یہ مصیبت تمام اُمت کے لیے عام ہے"۔ غیر مسلم بھی اس غم میں یکساں طور پر شریک تھے وہ کہتے تھے کہ "ہم ان پر نہیں روتے بلکہ اب اس نور پر روتے ہیں جو غائب ہوگیا ہے اور دنیا کو تاریک چھوڑ گیا ہے"۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کا اگر دوسرے اموی خلفاء سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انہوں نے نیک نامی کے سوا اپنے پیچھے اور کوئی چیز نہ چھوڑی حالانکہ دوسروں نے دولت کے انبار چھوڑے اور طرح طرح کی بدنامیاں اپنے سر مول لیں۔ مرنے کے بعد جو چیز پیچھے رہ جاتی ہے وہ انسان کے اعمال ہیں اور وہ نیکیاں ہیں جو وہ اپنی زندگی میں کرتا ہے، آئیے اسی معیار کے مطابق ان کی زندگی پر ایک طائرانہ نظر ڈالیں:-

وہ ملاقاتیوں کو انتظار نہیں کراتے تھے بلکہ بلا کسی تاخیر کے اندر بلا لیتے تھے، وہ بے حد متواضع، حلیم اور صابر تھے، وہ خلیفہ بننے کے بعد اس طرح سے رہے کہ لوگ یہ نہیں جان سکتے تھے کہ خلیفہ کون ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنے آپ کو عام مسلمانوں کی طرح سمجھتے تھے اور ان پر کسی قسم کا تفوق پسند نہیں کرتے تھے۔ لوگ ان کے سامنے کھڑے ہوتے تو وہ فرماتے کہ اگر کھڑے رہوگے تو میں بھی کھڑا رہوں گا اور اگر تم بیٹھوگے تو میں بھی بیٹھ جاؤں گا لوگوں کو صرف خدائے برتر کے حضور کھڑا ہونا چاہیئے انہوں نے سرکاری پہرہ داروں کو بھی تعظیماً کھڑے ہونے سے روک دیا تھا۔ وہ سلام کرنے میں بالعموم سبقت کرنے کے عادی تھے۔ وہ عام مسلمانوں کے جنازوں میں شرکت

کرتے اور دوسرے تمام مسلمانوں کی طرح کندھا دیتے تھے۔

ایک دفعہ کا قصہ ہے کہ ایک عامل نے لکھا کہ:

"میرے اجلاس میں ایک شخص کو اس جرم میں پیش کیا گیا کہ وہ آپ کو گالیاں دیتا ہے۔ میں اسے انتہائی سزا دینا چاہتا تھا لیکن میں نے بہتر یہی سمجھا کہ آپ سے مشورہ کروں۔"

انہوں نے جواب دیا کہ "اگر تم اسے قتل کر دیتے تو میں تم سے قصاص طلب کرتا۔ رسول اللہ کے سوائے کسی اور کو گالی دینے پر کوئی شخص قتل نہیں کیا جا سکتا اس لئے اگر تمہارا جی چاہے تو تم بھی اسے گالیاں دے لو ورنہ اسے رہا کر دو۔"

ایک بار اندھیرے میں مسجد کے صحن میں جا رہے تھے کہ کسی سوتے ہوئے شخص کے پاؤں پر ان کا پیر پڑ گیا اس شخص نے جھلا کر کہا کہ کیا تم پاگل ہو؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں بھائی میں پاگل نہیں ہوں۔ غلطی سے میرا پیر تمہارے پاؤں پر پڑ گیا ہے۔ مجھے معاف کر دو۔"

ان میں رحمدلی بدرجہ اتم تھی۔ اُن کا رحم انسانوں تک محدود نہ تھا، بلکہ جانوروں کی تکلیف بھی انہیں گوارا نہ تھی۔ ڈاک کے جانوروں کے متعلق انہوں نے حکم دے رکھا تھا کہ انہیں کبھی کوڑے نہ لگائے جائیں اور ان کے منہ میں بھاری لگام نہ ڈال جائے۔ انہوں نے مقرر کر دیا تھا کہ ایک اونٹ پر زیادہ سے زیادہ چھ سو رطل بوجھ لادا جائے۔

ان میں حضرت عثمان کی سی حیا تھی اور وہ بے حد سادہ لباس پہنتے تھے اور اس میں بھی پیوند لگے ہوتے تھے بعض اوقات ان کے جسم پر ایک ہی کپڑا ہوتا جسے بار بار دھو کر پہنتے تھے۔ ان کی غذا بھی نہایت سادہ تھی۔ اہل مجلس میں سے ایک نے کہا امیر المومنین خدا تعالیٰ اپنی کتاب میں کہتا ہے کہ "جو ہم نے تم کو جو کچھ دیا ہے ان میں سے بہتر چیز کھاؤ۔" انہوں نے جواب میں کہا کہ "افسوس! تم نے اس کے الٹے معنی لیے ہیں اس سے مراد وہ مال ہے جو کسب حلال سے حاصل کیا جائے اچھے کھانے نہیں ہیں۔"

انہوں نے اپنا کوئی مکان نہیں بنوایا۔ فرماتے تھے کہ رسول اللہ کی یہی سنت رہی ہے۔ گھر میں کسی قسم کا ساز و سامان نہ تھا۔ ان کا روزانہ خرچ دو درہم تھا جس کا بار کبھی بیت المال پر نہیں پڑا۔ ان کے اہل و عیال بھی عسرت کی زندگی بسر کرتے تھے۔

ایک بار ان کے سامنے ایک چور پیش کیا گیا، اس نے احتیاج کا عذر کیا۔ انہوں نے اس کا عذر قبول کیا اور اسے دس درہم دلوا دیے۔

آج کل کی طرح وہ اپنے گرد و پیش محافظ اور پہرے دار نہیں رکھتے تھے۔ ان کا اللہ پر اس قدر بھروسہ زیادہ تھا کہ وہ ظاہری اسباب حفاظت سے بالکل بے نیاز ہو گئے تھے۔

ان کی خلافت سے پہلے طرح طرح کے ٹیکس لگائے جاتے تھے اور مشکل سے کوئی چیز ہوگی جس پر ٹیکس نہ لیا جاتا ہو۔ مگر جب وہ خلیفہ ہوئے تو تمام ٹیکس موقوف کر دیئے گئے جو خلاف شرع تھے، مثلاً نو مسلموں سے جزیہ لیا جاتا تھا کہ خزانہ پر بوجھ نہ ہو۔ انہوں نے اسے موقوف کر دیا۔ اور فرمایا کہ: رسول اللہ ٹیکس وصول کرنے والے کی حیثیت سے دنیا میں نہیں بھیجے گئے تھے۔

انہوں نے قیدیوں کے لیے خصوصی سہولتیں بہم پہنچائیں اور عمال کو حکم دیا کہ وہ ان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں ان کا حکم تھا کہ کسی مسلمان قیدی کو اس طرح سے بیڑیاں نہ پہنائی جائیں کہ وہ نماز نہ ادا کر سکے۔ رات کو بیڑیاں اتار دی جائیں وغیرہ وغیرہ۔ قیدیوں کی خوراک کے بارے میں انہوں نے خصوصی احکام جاری کیے تھے۔

بعض عمال مجرموں کو دو دو سو، تین تین سو کوڑے لگواتے تھے انہوں نے ایسی سزاؤں کو بند کر دیا۔ اور فرمایا کہ "مسلمان کی پیٹھ بجز حق شرعی کے ہر حالت میں محفوظ ہے۔"

انہوں نے شراب نوشی کے انسداد کے سلسلہ میں بھی مختلف تدبیریں کیں مثلاً ان کا حکم تھا کہ کوئی غیر مسلم باہر سے شراب نہ لائے اور شراب کی دکانیں بند کر دی جائیں۔ نبیذ کے بہانے جو لوگ شراب پیتے تھے اُسے بھی بند کرایا۔

انہوں نے اشاعت مذہب میں کافی حصہ لیا۔ علماء کے ساتھ ساتھ طلباء کو بھی کو بھی وظیفے دیئے جاتے تھے۔ علماء کی امداد کرنے کا مقصد یہ تھا کہ وہ دلجمعی کے ساتھ دین کی خدمت

۲ جلد (یکجا)

رئیس قادیان

تالیف

مولانا ابوالقاسم رفیق دلاوری رحمہ اللہ

- عمدہ کتابت۔ بہترین طباعت۔ کاغذ سفید عمدہ۔
- صفحات جلد اول ۲۱۰ - جلد ثانی صفحات ۲۲۵ کل صفحات ۴۳۵
- رنگین ٹائیٹل، سلائی جز بندی۔ گردپوش کارڈ کی جلد۔
- مصنف نے قادیانیت کے بانی کی لن ترانیوں کا طلسم توڑا ہے۔
- اس کتاب میں مرزا قادیانی کی دکان آرائی کے صحیح واقعات منظر عام پر آگئے ہیں۔
- ابواب کی ترتیب میں عموماً واقعات کی ترتیب کے وقوع کا لحاظ رکھا ہے۔
- جلد اول کے ۹۷ ابواب اور جلد ثانی کے ۹۹ ابواب ہیں۔
- مرزا قادیانی کے لڑکپن، بھولپن، جوانی، حیوانی، بڑھاپا، سٹھیاپا کے تمام مستند واقعات درج ہیں۔
- مرزا قادیانی کی پیدائش سے وفات تک کے تمام واقعات ایسے دلنشین انداز میں بیان کئے ہیں کہ پڑھنے سے واقعات کی فلم آنکھوں کے سامنے گھومنے لگتی ہے۔ کتاب اردو ادب کا مرقع ہے۔
- ہر دو جلد یکجا۔ لاگت قیمت ۷۰/ روپے صرف ڈاک خرچ ۱۰/ روپے کل ۸۰/ روپے منی آرڈر آنے پر رجسٹرڈ ڈاک سے ارسال کی جائے گی۔

نوٹ: پیشگی قیمت آنا ضروری ہے۔ وی۔پی ہرگز نہ ہوگی!

ملنے کا پتہ:۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان پاکستان

کر سکیں۔

اپنے زمانے میں انہوں نے غیر زبانوں سے علمی کتابوں کے ترجمے کروائے۔ سلطنت بھر میں انہوں نے متعدد سرائیں بنوائیں۔ جہاں لوگ دو دو رات اور دو دو دن تک ٹھہر سکتے تھے۔ ملک میں جتنی چراگاہیں تھیں انہیں عام کر دیا گیا۔ تاکہ سب لوگ ان سے استفادہ حاصل کر سکیں۔

انہیں اہل بیت سے محبت تھی اور وہ ہر وقت ان کی خدمت کرنے سے نہیں چوکتے تھے۔ غیر مذہبی رنگ جو اموی خلفاء کا پیدا کردہ تھا اسے انہوں نے اپنے دور خلافت میں کافی حد تک دھو دیا تھا۔

انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عشق تھا مرتے وقت ان کی وصیت یہ تھی کہ "میرے کفن میں چند موئے مبارک رکھ دیئے جائیں"۔

ان کا نمایاں کارنامہ یہ ہے کہ انہوں نے کتاب و سنت اور آثار صحابہؓ پر حکومت کی بنیادوں کو استوار کیا۔ انہیں اس میں اس قدر غلو تھا کہ ایک مرتبہ زمانہ حج میں انہوں نے اعلان کر دیا تھا کہ جو شخص کتاب و سنت پر عمل نہ کرے اس کی اطاعت فرض نہیں ہے۔

انہوں نے کسی رشتہ دار کو گورنری پر فائز نہیں کیا۔ اسی طرح انہوں نے اپنے بیٹوں کو بھی کوئی عہدہ نہیں دیا وہ ظالم اور سفاک عمال کو بھی کوئی عہدہ نہ دیتے تھے ان کی دیانتداری اور تقویٰ کا معیار اس قدر اونچا تھا کہ ان کے بعد کوئی خلیفہ ایسا نہیں ہوا جو اس حد تک پہنچ سکے، جو ان کی طرح خشیۃ اللہ سے سرشار ہو، جو ان کی طرح عدل و انصاف کا جذبہ رکھتا ہو، جو ان کی طرح بے تعصب اور بیت المال کو امانت الٰہی کے طور استعمال کرتا ہو اور یہ سمجھتا ہو کہ ایک دن اسے خدا کے حضور میں اپنے اعمال کا جواب دینا ہے۔

ان کی سلطنت میں غیر مسلم بھی آباد تھے انہوں نے ان کے جان و مال کی اور ان کی مذہبی عبادت گاہوں کی حفاظت کی اور ان کے شعائر میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کی جزیہ کی وصولی میں ان کا حکم تھا کہ ذمیوں کے ساتھ ہر ممکن رعایت برتی جائے۔ عام حقوق کے معاملے میں ان میں اور مسلمانوں میں کسی قسم کا فرق نہ تھا ـــ ایک دفعہ کسی ذمی نے شکایت کی کہ اس کی زمین ایک منصب دار نے غصب کر لی ہے۔ چنانچہ ثبوت پیش ہونے پر وہ جائداد واگذار کرائی گئی۔

ایک مسلمان نے کسی ذمی کا گھوڑا بیگار میں پکڑ لیا اور اس پر سواری بھی کی۔ جب جرم ثابت ہو گیا تو انہوں نے مجرم کو بیس کوڑے لگوائے۔ انہوں نے اپنے عمال کو حکم دے رکھا تھا کہ وہ بوڑھے، معذور اور نادار ذمیوں کی کفالت بیت المال سے کریں۔

شیر خوار بچوں کے وظیفے بھی مقرر کئے گئے تھے۔

ان تمام اصلاحات کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایک طرف رعایا خوشحال ہو گئی، اتنی خوشحال کہ صدقہ لینے کے لیے کوئی حاجتمند باقی نہیں رہا۔ اور دوسرے لوگوں میں مذہبی انہماک پیدا ہو گیا۔

حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کے عہد کی بہت سی باتیں بالکل جدید ہیں یعنی ایسی ہیں جو آج بھی شائستہ دنیا میں مروج ہیں ان کے معیار حکومت کا موجودہ زمانہ کی بہترین حکومت سے مقابلہ کیا جا سکتا ہے۔ ان کا یہ فرمانا کہ تم میری پیروی کرو اس وقت تک کہ میں کتاب اللہ اور سنت رسول پر چلوں، ثبوت ہے اس امر کا کہ وہ جانتے تھے کہ وہ رعایا کی اطاعت اس وقت تک حاصل نہیں کر سکتے جب تک والی کی حیثیت سے وہ اپنے فرائض اچھی طرح ادا نہ کریں حکومت کے بارے میں ان سے سوال و جواب کیے جا سکتے تھے۔ عمر بن عبدالعزیزؒ اس لیے خلیفہ نہیں بنے تھے کہ اپنے بعض پیش روؤں کی طرح اپنا گھر دولت سے بھر لیں۔ عیش و تنعم کی زندگی بسر کریں اور لہو و لعب میں اپنا وقت گذاریں۔

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنی پاکیزہ مثال سے بتایا کہ خلیفہ قوم کا ایک خادم ہے اور اس سے زیادہ کوئی حیثیت نہیں رکھتا۔ ان کے عہد کے متعدد مسائل ہمارے عہد کے مسائل کی طرح ہیں اور ضرورت ہے کہ ابھی انہیں اس اصول کے مطابق حل کیا جائے جو اصول انہوں نے پیش نظر رکھا تھا یعنی کتاب اللہ اور سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے تمسک۔ اسی میں مسلمانوں کی فلاح ہے۔

شاعر ختم نبوت
سید محمد امین گیلانی

ہر چہ گویم ـ حق گویم

- آفسٹ کتابت۔ عمدہ طباعت۔ صفحات ۶۵۔ کاغذ گلیز۔
- سید محمد امین گیلانی نے عقیدہ ختم نبوت کی تائید اور قادیانیت کی تردید میں زندگی بھر جو نظمیں لکھی ہیں، سب کو یکجا اس کتاب میں شائع کر دیا گیا ہے۔
- ہر نظم کے شروع میں حدیث شریف انا خاتم النبیین لا نبی بعدی کا مونوگرام دیا گیا ہے۔
- ۵۳ء، ۷۴ء، ۸۴ء کی تحریکہائے ختم نبوت کی ایمان پرور نظموں کو پڑھ کر آپ جھوم اٹھیں گے۔
- ان نظموں کو پڑھتے وقت مرزائیت پھڑ پھڑاتی نظر آئے گی۔ تو حکمران مبہوت نظر آئیں گے۔
- سید امین گیلانی کی شاعری پر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی معیت کے گہرے اثرات آپ محسوس کریں گے۔
- اس موضوع سے دلچسپی رکھنے والے حضرات خصوصاً جلسوں اور کانفرنسوں میں پڑھنے والوں کے لئے یہ نادر تحفہ ہے۔
- ان تمام خوبیوں کے باوجود قیمت مع ڈاک خرچ -/۱۰ روپے

نوٹ: قیمت پیشگی روانہ فرمائیں۔ وی پی ہرگز نہ ہوگی

پتہ۔ دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، ملتان، پاکستان

وہ خوش نصیب افراد جنھیں قیامت میں نور ملے گا!

تحریر: قاضی محمد اسرائیل گڑنگی، مانسہرہ

دنیا اور آخرت دونوں میں روشنی کی شدید ضرورت ہے قیامت کے دن کی روشنی کے متعلق سورہ حدید میں خداوند عالم نے ارشاد فرمایا۔ ترجمہ جس دن تو دیکھے ایمان والے مردوں کو اور ایمان والی عورتوں کو کہ دوڑتی ہوئی چلتی ہے ان کی روشنی ان کے آگے اور ان کے داہنے خوشخبری ہے تم کو آج کے دن باغ ہیں کہ نیچے بہتی ہیں جن کے نہریں سدا رہو ان میں یہ جو ہے یہی ہے بڑی مراد ملنی "الخ۔ اس روشنی کی تفصیل حضرت سیدنا ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے حضرت ابو امامہؓ دمشق میں ایک جنازہ میں شریک ہوئے اور جنازہ سے فارغ ہونے کے بعد لوگوں کو موت اور آخرت کی یاد دلانے کے لئے موت اور قبر پھر حشر کے کچھ حالات بیان فرمائے طویل حدیث سے چند جملوں کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے۔

پھر تم قبروں سے میدان حشر کی طرف منتقل کئے جاؤ گے جس میں مختلف مراحل اور مواقف ہوں گے۔ ایک مرحلہ ایسا آئے گا کہ بحکم خداوندی کچھ چہرے سفید اور روشن کر دیئے جائیں گے اور کچھ چہرے کالے سیاہ کر دیئے جائیں گے پھر ایک مرحلہ ایسا آئے گا کہ حکم خداوندی سے میدان حشر میں جمع ہونے والے سب لوگوں پر جن میں مومن و کافر سب ہوں گے ایک شدید ظلمت اور اندھیری طاری ہو جائے گی کسی کو کچھ نظر نہ آئے گا اس کے بعد نور تقسیم کیا جائے گا ہر مؤمن کو نور عطا کیا جائے گا۔ منافقین اور کفار کو کوئی نور نہ دیا جائے گا۔

پھر انہوں نے قرآن مجید کی یہ آیت پڑھی۔

او کظلمات (الخ) اور فرمایا کہ مومنین کو نور ملے گا اس کا حال دنیا کے نور کی طرح نہیں ہو گا کہ جہاں کہیں نور ہو اس کے پاس والے بھی اس سے فائدہ اٹھاتے ہیں بلکہ جس طرح کوئی اندھا آدمی دوسرے بصیر آدمی کے نور بصر سے نہیں دیکھ سکتا اسی طرح مومنین کے نور سے کوئی کافر یا فاسق فائدہ نہیں اٹھا سکے گا۔

(ابن کثیر بحوالہ ابن ابی حاتم)

اس روایت سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن نور مؤمنین مرد اور عورتوں کو دیا جائے گا کافر مرد اور عورتیں محروم ہوں گے۔ مگر طبرانی نے حضرت سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک مرفوع روایت نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پل صراط کے پاس اللہ تعالیٰ ہر مومن کو نور عطا فرمائیں گے اور ہر منافق کو بھی مگر جب وقت یہ پل صراط پر پہنچ جائیں گے تو منافقین کا نور سلب کر لیا جائے گا (ابن کثیر)

حضرت جابرؓ بن عبد اللہ سے مرفوعاً ایک روایت منقول ہے کہ شروع میں ہر مومن اور منافق دونوں کو نور دیا جائے گا۔ پھر پل صراط پر پہنچ کر منافقین کا نور سلب ہو جائے گا

(دار قطنی، مسلم، احمد)

ان دونوں روایتوں میں تطبیق اس طرح ہو سکتی ہے کہ اصل منافقین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تھے ان کو شروع ہی سے کسی طرح کوئی نور نہ ملے گا مگر وہ منافقین جو آپؐ کے بعد امت میں ہوں گے جن کو منافقین کا نام تو اس لئے نہیں دیا جا سکے گا کہ وحی کا سلسلہ رسول پاکؐ پر ختم ہو چکا اور کسی کے بارے میں وحی کے بغیر قطعی یہ حکم نہیں لگایا جا سکتا کہ وہ دل سے مومن نہیں صرف زبان کا اقرار ہے۔ اس لئے امت میں کسی کو یہ حق نہیں کہ کسی کو منافق کہے لیکن اللہ تعالیٰ تو جانتا ہے کہ کس کے دل میں ایمان ہے اور کس کے دل میں ایمان نہیں۔ تو ان میں سے جو لوگ اللہ تعالیٰ کے علم میں منافق ہیں گو ظاہر میں ان کی منافقت نہیں کھلی ان کے ساتھ یہ معاملہ ہو گا کہ

قرآن وسنت کی تعلیمات کا مرکز

مدرسہ نصرۃ القرآن (رجسٹرڈ) جامع مسجد تلونڈی کھجور والی (گوجرانوالہ)

زیر سرپرستی، شیخ الحدیث والتفسیر امام اہل السنۃ استاذ العلماء حضرت مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدر مدظلہ

○ علاقہ میں اہم دینی ضرورت کی تکمیل کی ایک کوشش ○ قرآن وسنت کی تعلیمات اور اسلامی عقائد ونظریات سے نئی نسل کو روشناس کرانا ○ زیر تعلیم طلباء میں اخلاص، تقویٰ، اخلاق حسنہ اور دینی حمیت کو اجاگر کرنا۔

نوٹ: بیرونی ومقامی طلباء کی رہائش کیلئے مدرسہ ہذا نے مسجد مذکور کے قریب ہی تقریباً پندرہ مرلہ کا ایک پلاٹ جو کہ مدرسہ کے لیے چھ ہزار (-/۶۰۰۰) روپے فی مرلہ کے حساب سے خریدا ہے۔

○ نیز بچیوں کے لیے علاقہ تلونڈی کھجور والی میں واحد دینی درسگاہ جامعہ عائشہ صدیقہ جو کہ ڈیڑھ سال سے قرآن وسنت کی تعلیمات کا کام سرانجام دے رہا ہے۔

○ ان مقاصد کے حصول کیلئے ارباب خیر کا تعاون اور اہل اللہ کی توجہات حسنہ اس ادارہ کے لیے باعث سعادت ہیں۔ مدرسہ زیر تعلیم طلباء کے قیام وطعام وضروریات کا کفیل ہے۔ اس کار خیر میں شامل ہو کر ثواب دارین حاصل کریں۔

الداعی الی الخیر: شہباز احمد ناظم مدرسہ نصرۃ القرآن تلونڈی کھجور والی گوجرانوالہ

شروع میں ان کو بھی نور دیدیا جائے گا بعد میں سلب کر لیا جائے گا۔ (تفسیر مظہری)

حضرت مفتی اعظم مولانا محمد شفیعؒ فرماتے ہیں اس قسم کے منافقین امت کے وہ لوگ ہیں جو قرآن و حدیث میں تحریف کر کے ان کے معانی کو بگاڑتے اور اپنے مطلب کے موافق بناتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اس مصیبت سے بچائے آمین

تفسیر مظہری میں اندھیرے اور روشنی کے اسباب بڑی تفصیل سے لکھے ہیں۔ میں چند کو نقل کر دیتا ہوں۔ پڑھیئے اور قیامت کی تیاری کیجئے اور قیامت کے دن کی روشنی کا سامان تیار کیجئے اللہ تعالیٰ توفیق دے آمین

۱۔ طبرانی نے بسند جید حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ جس شخص کے بال حالت اسلام میں سفید ہو جائیں وہ اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔

۲۔ بزار نے بسند جید حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ جو شخص اللہ کی راہ میں جہاد میں ایک تیر بھی پھینکے گا اس کے لئے قیامت میں نور ہوگا۔

۳۔ مسند احمد اور طبرانی میں حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جو شخص پانچوں نمازوں کی محافظت کرے گا۔ اس کے لئے یہ نماز قیامت کے روز نور اور برہان اور نجات بن جائے گی۔ اور جو اس پر محافظت نہ کرے گا۔ نہ اس کے لئے نور ہوگا، نہ نجات نہ برہان اور وہ قارون اور ہامان اور فرعون کے ساتھ ہوگا۔

۴۔ طبرانی نے حضرت سیدنا ابو سعیدؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ جو شخص سورۂ کہف پڑھے گا قیامت کے روز اس کے لئے اتنا نور ہوگا جو اس کی جگہ سے مکہ مکرمہ تک پھیلے گا۔

۵۔ اور ایک روایت میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے روز سورہ کہف پڑھے گا قیامت کے دن اس کے قدموں سے آسمان کی بلندی تک نور چمکے گا۔

۶۔ امام احمدؒ نے حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کی ایک آیت بھی تلاوت کرے وہ آیت اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی

۷۔ بیہقی نے شعب الایمان میں بسند منقطع حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرؓ سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ بازار میں اللہ کا ذکر کرنے والے کو اس کے ہر بال کے مقابلے میں قیامت کے روز ایک نور ملے گا۔

۸۔ طبرانی نے حضرت عبادہ بن صامتؓ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے حج کے احکام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ حج و عمرہ کے احرام سے فارغ ہونے کے لئے جو سر منڈایا جاتا ہے تو اس دن جو بال زمین پر گر جاتا ہے وہ قیامت کے دن نور ہوگا۔

۹۔ ابو داؤد اور ترمذی نے حضرت سیدنا بریدہؓ اور ابن ماجہ نے حضرت انسؓ سے یہ مرفوع حدیث روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خوشخبری سنا دو ان لوگوں کو جو اندھیری راتوں میں مسجد کی طرف جاتے ہیں قیامت کے روز مکمل نور کی۔ اور اسی مضمون کی روایات حضرت سہل بن سعدؓ، حضرت زید بن حارثہؓ، حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت حارثہ بن وہبؓ، حضرت ابی امامہؓ، حضرت ابو الدرداءؓ، حضرت ابو سعیدؓ، حضرت ابو موسیٰؓ، حضرت ابو ہریرہؓ، حضرت عائشہ صدیقہؓ وغیرہ صحابہ کرامؓ سے بھی منقول ہیں۔ (مظہری)

۱۰۔ دیلمی نے حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے کہ مجھ پر درود بھیجنا پل صراط پر نور کا سبب بنے گا۔

۱۱۔ مسند بزار میں حضرت سیدنا ابن مسعودؓ سے مرفوعاً روایت ہے کہ منیٰ میں جمرات کی رمی کرنا قیامت کے روز نور ہوگا۔

۱۲۔ طبرانی نے حضرت سیدنا ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً نقل کیا ہے کہ جو شخص کسی مسلمان کی مصیبت و تکلیف کو دور کر دے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے پل صراط پر نور کے دو شعبے بنا دے گا جس سے ایک جہان روشن ہو جائے گا جس کی تعداد اللہ کے سوا کوئی بھی نہیں جان سکتا۔

۱۳۔ بخاری و مسلم نے حضرت ابن عمرؓ سے اور مسلم نے حضرت جابرؓ سے اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہؓ اور حضرت ابن عمرؓ سے اور طبرانی حضرت زیادؓ سے نقل کیا ہے کہ ان سب نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم ظلم سے بچتے ہو کیونکہ ظلم ہی قیامت کے روز ظلمات اور اندھیری ہوگی۔

اللہ پاک ہمیں قیامت کے اندھیروں سے بچائے (آمین)

قارئین کرام! آپ نے قیامت کے دن روشنی کی چیزیں پڑھ لی ہیں جلدی کریں عمل۔ قیامت کے دن روشنی کا سامان تیار کیجئے۔ قیامت کے دن روشنی ایک نیک اعمال کی ہی وجہ سے ہوگی آپ نیک اعمال کریں اس زندگی کا کوئی بھروسہ نہیں پتہ نہیں خدا کی طرف سے کب حکم آ جائے اور ہم دنیا سے چلے جائیں آئیے جلدی کیجئے۔ قیامت کے دن کی تیاری کیجئے۔ نیک اعمال کی کوشش کیجئے برے کاموں سے بچئے۔ اللہ تعالیٰ آپ کا اور میرا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔

ایک مقدمہ میں حضرت علیؓ کا دلچسپ فیصلہ

دو شخص رفیق سفر تھے ایک کے پاس تین روٹیاں تھیں اور دوسرے کے پاس پانچ روٹیاں تھیں دونوں مل کر ایک ساتھ کھانے کو بیٹھے تھے کہ راستے میں ایک تیسرا مسافر بھی آ گیا وہ بھی کھانے میں شریک ہوا، کھانے سے جب فراغت ہوئی تو اس نے آٹھ درہم اپنے حصہ کی روٹیوں کی قیمت دے دی۔ اور آگے بڑھ گیا جس شخص کی پانچ روٹیاں تھیں اس نے سیدھا حساب یہ کیا کہ اپنی پانچ روٹیوں کی قیمت پانچ درہم لی اور دوسرے کو ان کی تین روٹیوں کی قیمت تین درہم دینے چاہے، مگر وہ اس پر راضی نہ ہوا اور نصف کا مطالبہ کیا۔ یہ معاملہ عدالت مرتضوی میں پیش ہوا، آپؓ نے دوسرے کو نصیحت فرمائی کہ تمہارا رفیق جو فیصلہ کر رہا ہے اس کو قبول کر لو اس میں زیادہ تمہارا نفع ہے۔ لیکن اس نے کہا کہ حق کے ساتھ جو فیصلہ ہو مجھے منظور ہے۔

حضرت علی مرتضیٰؓ نے فرمایا کہ حق تو یہ ہے کہ تم کو صرف ایک درہم اور تمہارے رفیق کو سات درہم ملنے چاہئیں۔ اس عجیب فیصلہ سے وہ متحیر ہو گیا آپ نے فرمایا، کہ تم تین آدمی تھے، تمہاری تین روٹیاں تھیں اور تمہارے رفیق کی پانچ، تم دونوں نے برابر کھائیں اور تیسرے کو برابر کا بھی حصہ دیا۔ تمہاری تین روٹیوں کے حصے میں جگہ کئے جائیں تو ۹ ٹکڑے ہو جائیں گے تم اپنے ۹ ٹکڑوں اور اس کے پندرہ ٹکڑوں کو جمع کرو تو ۲۴ ٹکڑے ہوتے ہیں۔ تینوں میں سے ہر ایک نے برابر ٹکڑے کھائے تو فی کس آٹھ ٹکڑے ہوتے ہیں تم نے اپنے ۹ میں سے آٹھ خود کھائے اور ایک تیسرے مسافر کو دیا اور تمہارے رفیق نے اپنے پندرہ ٹکڑوں میں سے آٹھ خود کھائے اور سات تیسرے کو دیئے، اس لئے آٹھ درہم میں سے ایک کے تم اور سات کا تمہارا رفیق مستحق ہے۔

(تاریخ الخلفاء)

اصلاح کا طریقہ کار کیا ہونا چاہیئے؟

بچوں کی اصلاح و تربیت نہایت ضروری ہے

تحریر: مولانا منظور احمد الحسینی

بچے کی اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں اسلام کا اپنا ایک مخصوص طریقہ کار ہے۔ اگر والدین کو پتہ ہو کہ میرا بچہ پیار و محبت سے سمجھ جائے گا تو اسی طریقہ سے سمجھایا جائے اور اگر وعظ و نصیحت مؤثر نہ ہو تو ڈانٹ ڈپٹ کرنی چاہیئے۔ اور اگر یہ طریقہ بھی غیر مؤثر ہو تو ایسی صورت میں اتنا مارنے کی اجازت ہے جو حد کے اندر ہو اور ظالمانہ اور بے رحمانہ نہ ہو۔

ایک بچہ عمر بن ابی سلمہؓ آپ کی تربیت میں رہتا تھا جب وہ کھانا کھاتا تو ہاتھ ادھر ادھر گھماتا۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

یا غلام سم اللہ وکل بیمینک وکل مما یلیک

ترجمہ: اے لڑکے! بسم اللہ پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنی طرف سے کھاؤ۔

اسلام نے ہدایت دی ہے کہ ۷ سال کے بچے کو نماز کا حکم دیا جائے دس سال کے بچے کو نماز پڑھوانے کے لئے پٹائی کی جائے۔ اور اسی عمر میں بستر الگ کر دیئے جائیں۔

مبارکباد دی جائے

کسی مسلمان کے ہاں بچے کی پیدائش ہو تو اس کی خوشی میں شریک ہونا چاہیئے۔ اور مبارکباد دینی چاہیئے اگر دور ہو تو خط لکھ دیجئے دعا کرنی چاہیئے۔ حضرت یحییٰ پیدا ہوئے تو خوشخبری اللہ نے قرآن میں دی۔ بچہ پیدا ہو یا بچی دونوں شکل میں مبارکباد دی جائے الفاظ یہ ہوں۔

"اللہ تعالیٰ نے جو بچہ تمہیں دیا ہے اس میں تمہارے لئے برکت دی جائے۔ اور اللہ کے شکر کی توفیق نصیب ہو اور وہ نیک پارسا بنے اور صحت والی لمبی عمر پائے۔"

اس طرح مسلمانوں میں باہمی نفرت دور ہوتی ہے اور تعلقات بڑھتے ہیں۔

پیدائش کے فوراً بعد اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں میں تکبیر کہی جائے اس طرح بچہ بہت سی روحانی بیماریوں سے بچ جاتا ہے

دوسرا حکم تحنیک کا ہے کھجور اچھی طرح چبا کر اس کا کچھ حصہ انگلی پر لے کر نومولود کے منہ میں داخل کیا جائے اور آہستہ سے انگلی اس کے منہ میں دائیں بائیں پھیری جائے تاکہ وہ چبی ہوئی کھجور پورے منہ میں پہنچ جائے اگر کھجور نہ ہو تو کسی بھی میٹھی چیز سے یہ تحنیک ہو جائے تاکہ سنت پر عمل ہو جائے تحنیک کسی عالم یا کسی نیک آدمی سے کرائی جائے تو بہتر ہے تاکہ بچہ کو برکت حاصل ہو اور یہ اس کے لئے نیک فال ہو

ساتویں دن اس کے سر کے بال مونڈے اور ان کے برابر چاندی یا اس کی قیمت مستحقین پر صدقہ کرے

بچے کا اچھا نام رکھا جائے۔ نام اس وقت رکھ دیا جائے یا دو، ۳، یا سات دن یا اس کے بعد بھی رکھ سکتے ہیں۔ اچھے نام رکھے جائیں جیسے عبداللہ، عبدالرحمٰن، پیغمبروں کے نام آپ برے ناموں کو بدل دیا کرتے تھے ایسے نام نہ رکھے جائیں جس میں شرک و بدعت کا پہلو نکلتا ہو یا گندے اور فحش معنی نکلتے ہوں نام رکھنے میں ماں باپ میں اختلاف ہو جائے تو پھر نام رکھنا باپ کا حق ہے۔

عقیقہ: بچے کے پیدا ہونے کے ساتویں دن بچے کی طرف سے بکرے کا ذبح کرنا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کے پیدا ہونے پر عقیقہ کرنا چاہیئے لہٰذا اس کی طرف سے خون بہاؤ اور اس بچہ سے گندگی دور کرو۔ دوسری جگہ ارشاد ہے۔ کہ ہر بچہ اپنے عقیقہ کا مرہون ہے۔ بچے کی طرف سے دو بکرے اور بچی کی طرف سے ایک بکرا کیا جائے۔

پکا کر کھلائے یا کچا تقسیم کر دے دونوں طرح صحیح ہے لیکن اگر کچا تقسیم کر دے تو ہڈیاں توڑے بغیر اس کے جوڑ سے کاٹنا چاہیئے بچے کے اعضاء کی سلامتی اور صحت و قوت کی نیک فالی کے لئے

عقیقہ کا مقصد

جانور کا فدیہ دے کر بچے کے لئے اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنا ہے لوگ بچے کا عقیقہ اتنا ہونے سے پہلے پہلے کرا سکتے ہیں اگر

پانچ پر پانچ سزائیں

حضرت عبداللہ ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پانچ گناہوں کی سزا پانچ مصیبتوں کی شکل میں انسان پر واقع ہوتی ہے۔

(۱) جو عہد شکنی کرتا ہے خدا اس پر اس کے دشمن کو مسلط کر دیتا ہے۔

(۲) جو اللہ کا قانون چھوڑ کر دوسرے قانون پر فیصلے کرتے ہیں ان میں فقر و احتیاج آجاتا ہے۔

(۳) جس قوم میں بے حیائی اور زنا عام ہو جائے تو اس پر طاعون اور ایسے ہی دوسرے وبائی امراض مسلط ہو جاتے ہیں۔

(۴) جو لوگ ناپ تول میں کمی کرتے ہیں ان پر قحط و تنگی ہوتا ہے۔

(۵) جو لوگ زکوٰۃ ادا نہیں کرتے اللہ تعالیٰ ان سے بارش روک لیتا ہے۔ (قرطبی)

اور ایک روایت میں ہے کہ جس قوم میں مال غنیمت میں خیانت اور چوری ہونے لگے اللہ تعالیٰ اس کا رعب دشمنوں کے دلوں سے نکال دیتا ہے اور خود دشمن کا ڈر ان کے دلوں میں ڈال دیتا ہے۔ (تفسیر مظہری)

ہے کہ شہر دمشق بجا ہے کہا لیا جائے آپؐ نے حضرت حسین و حسن رضی اللہ عنہما کا عقیقہ اور ختنہ ساتویں دن کر دیا تھا۔

بچوں میں انحراف پیدا ہونے کے اسباب میں سے سب سے بڑا سبب ماں باپ میں باہمی لڑائی اور اختلاف ہے ماں باپ کو چاہیئے کہ وہ اپنے اپنے فرائض اور واجبات کو پورا کریں اور آپس میں جھگڑا نہ کریں کیونکہ جب بچہ لڑائی جھگڑا گھر میں دیکھتا ہے تو وہ اس تاریک فضا سے دور رہنا چاہتا ہے اس طرح اس کو والدین اور گھر سے نفرت پیدا ہو جاتی ہے۔ عورتوں کو گھر کے کام سے جان نہیں چرانی چاہیئے اس طرح وہ صحت مند بھی رہتی ہیں اور گھر کا نظام صحیح رہتا ہے ایک مرتبہ چند عورتیں اکٹھی ہوئیں اور انہوں نے اپنی طرف سے ایک عورت کو حضورؐ کی خدمت میں بھیجا وہ سب کی نمائندہ تھیں سب کی طرف سے سوال کیا کہ مرد لوگ جہاد کرتے ہیں دوسرے کاموں میں لگے رہتے ہیں ہم عورتیں تو ان کی فرمانبرداری میں پوری لگی رہتی ہیں ہمیں اس اجر و ثواب میں کیا ملے گا آپؐ نے فرمایا۔ ابلغی من لقیت من النساء ان طاعۃ الزوج واعترافا بحقہ یعدل ذالک وقلیلا منکن من یفعلہ

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا میری طرف سے ان سب عورتوں کو کہہ دو کہ شوہر کی خدمت اور اس کے حق کو ماننا اس اجر و ثواب کے برابر ہے اور ایسی عورتیں تم میں بہت کم ہوں گی"

مرد و عورت کو ایک دوسرے کے حقوق کا خیال کرتے رہنا چاہیئے۔ اگر ایک دوسرے کو کوئی بات ناپسند ہو گی تو دوسری ضرور پسند ہو گی۔

بچوں کے سلسلے میں عرض ہے کہ انہیں بیکار وقت نہ گذارنے دیں فارغ وقت کو ایسے کاموں میں لگا دیں جو ان کے جسم اور آخرت کے لئے مفید ہوں۔ بچپن میں قرآن پاک نماز مسائل کی تعلیم دی جائے۔ نماز کا عادی بنا دیا جائے جسمانی و روحانی دونوں فائدے ہیں مسجد کی طرف جاتا ہے تو چلنے کی مشق ہو جاتی ہے سستی دور ہوتی ہے اگر کھیل کھیلے تو ایسا جو اسلام کے منافی نہ ہو۔ اور بچوں کو ورزش کے بارے میں کہیں تاکہ ابتداء ہی سے طاقتور ہوں۔

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کو قوی طاقتور مسلمان کمزور مسلمان سے زیادہ پیارا ہے پچھلے زمانے میں بچوں کو گھوڑ سواری تیر اندازی تیرنا سکھایا جاتا تھا۔

ایک حدیث میں ہے جس کا ترجمہ ہے:

اللہ تعالیٰ اس شخص پر رحم کرے جو اپنے آپ کو دشمنوں کے سامنے طاقتور ظاہر کرے۔

بچوں کے لئے سب سے زیادہ ضروری ہے کہ ان کی مکمل نگرانی کی جائے اور بری صحبت سے اور برے برے دوستوں سے بچایا جائے۔ والدین کو مکمل معلومات ہوں کہ میرا بچہ صبح سے شام اور شام سے صبح کیا کرتا ہے قرآن کریم نے برے ساتھیوں اور برے دوستوں سے بچنے کا حکم دیا ہے یہ تو ساری دنیا جانتی ہے کہ نوح علیہ السلام کا بیٹا بری صحبت میں بیٹھا لہٰذا ڈوب گیا حدیث شریف میں ہے کہ تم برے دوست ساتھی سے بچو اس لئے کہ تم اس کے ذریعہ پہچانے جاؤ گے ساتھ ہی ان کو فلمیں دیکھنے گندے رسالوں اور ناولوں سے بچائیں کہ یہ اس دور کا سب سے بڑا فتنہ ہے یاد رہے کہ والدین اپنے بچوں کو بلند اخلاق کا مظاہرہ کرتے ہوئے نرم مزاجی سے سمجھائیں شفقت و رحم دلی کا مظاہرہ کریں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ اس والد پر رحم کرے جو بھلائی میں اپنے بچہ کی مدد کرے۔

بچوں کے ساتھ اگر خوانخواہ سختی برتی گئی تو ان میں سرکشی نافرمانی اور انحراف کا مادہ پیدا ہو گا۔ اور یہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ جو بچے ماننے والے نہ ہوں تو عمر کے لحاظ سے سزا ضروری ہے والدین پر اپنے بچوں کی تربیت نہایت ضروری ہے باپ کی طرح ماں بھی مسئول اور ذمہ دار ہے بلکہ باپ کی نسبت ماں کی ذمہ داری زیادہ اہم اور زیادہ نازک ہے اس لئے کہ ماں ولادت سے جوان ہونے تک بچے کے ساتھ رہتی ہے بچے کے لئے سب سے پہلا مدرسہ اس کی گود ہے اگر ماں ہی اپنا وقت اپنے سہیلیوں کے ساتھ گھومنے پھرنے میں ضائع کر دے تو یقیناً بچے تربیت نہ ہونے کی وجہ سے آوارہ ہو جائیں گے کسی شاعر نے عربی میں کیا خوب کہا ہے۔

ترجمہ: یتیم وہ نہیں جس کے ماں باپ زندگی کے غم سے آزاد ہو گئے یعنی مر گئے اور اس کو تنہا چھوڑ گئے۔ یتیم وہ ہے کہ جس کی ماں نے اسے تنہا اکیلا چھوڑ دیا اور اس کا باپ مشغول رہنے والا ہو کہ اسے کام سے فرصت نہیں ملتی!

باقی صفحہ ۲۴ پر

وہ اسباب جن کے ذریعہ راتوں کا جاگنا آسان ہو جاتا ہے

اخذ و ترتیب: منظور احمد الحسینی

رات کا اٹھنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر جن کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائیں ان کے لئے آسان ہو جاتا ہے آسان ہونے کی کچھ ظاہری اور کچھ باطنی شرطیں ہیں۔ ظاہری شرطیں امام غزالیؒ نے ۴ بیان فرمائی ہیں۔

۱۔ کھانا زیادہ نہ کھائے۔ کھانا زیادہ کھانے سے پانی بہت پینا پڑے گا پھر نیند بہت آئے گی اور اٹھنا جاری ہو جائے گا۔

۲۔ دن میں مشقت کے کام زیادہ نہ کرے جن سے اعضاء چور ہو جائیں اور پٹھے سست ہو جائیں کیونکہ اس وجہ سے نیند آتی ہے اور تہجد میں اٹھنا مشکل ہو جاتا ہے۔

۳۔ دن کو قیلولہ (سونا) نہ چھوڑے کہ رات کو اٹھنے کے لئے یہ سونا سنت ہے اور معاون ہے۔

۴۔ دن میں اپنے آپ کو گناہوں سے بچائے رکھے کیونکہ گناہوں کا ارتکاب دل کو سخت کر دیتا ہے بندہ میں اور سامان رحمت میں گناہ حائل ہو جاتا ہے۔ نیز حرام کی غذا تہجد کے لئے ایک بڑی رکاوٹ ہے

باطنی ۴ اسباب یہ ہیں

۱۔ دل میں کسی مسلمان کا بغض و کینہ نہ لائے اور بد عادات اور فضول دنیاوی بکھیڑوں سے اپنے آپ کو دور رکھے۔

۲۔ دل پر ہر وقت اللہ کا خوف غالب رکھے اور جینے کی توقع کم رکھے۔

۳۔ ان آیات و احادیث و آثار سے اپنے ثواب کے شوق کو مستحکم کرتے رہنا جو رات کے جاگنے کی فضیلت میں مذکور ہوئی ہیں۔

۴۔ اللہ تعالیٰ سے محبت اور اس پر اعتقاد کر جاؤ تو میں اپنے رب کے ساتھ مناجات کرتا ہوں اور وہ میرے حال پر مطلع ہے جب اللہ تعالیٰ سے محبت ہو گی تو اس کے ساتھ خلوت کو بھی پسند کرے گا۔ اور اس کے ساتھ مناجات کرنے سے لذت پائے گا اس طرح سے تہجد میں اٹھنا آسان ہو جائے گا۔ (از احیاء العلوم الغزالیؒ)

تحریکِ ختمِ نبوت ۱۹۷۴ء اور قومی اسمبلی کا فیصلہ

تحریر: مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی بہاولپور

چودھویں صدی ہجری میں امت اسلامیہ کو جن فتنوں سے دوچار ہونا پڑا ان میں سے بدترین فتنہ مرزا غلام قادیانی کی جھوٹی نبوت کا ہے۔ قادیانیت کے خلاف برصغیر پاک و ہند کے علماء کرام و مشائخ عظام اور عوام نے بھرپور جہاد کیا۔ قیام پاکستان سے قبل مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام انفرادی طور پر اور مجلس احرار اسلام جماعتی طور پر قادیانیت کے خلاف برسرپیکار رہے۔ پاکستان کے منصۂ شہود پر آنے کے بعد چاہیئے تو یہ تھا کہ حکومتی سطح پر قادیانیت کا تعاقب ہوتا۔ لیکن برسر آنے والی حکومت سابقہ حکومت سے مرزائیت نوازی میں سبقت لینے کی کوشش کرتی رہی۔

۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت مسلم لیگ کی حکومت کے زمانہ میں چلی۔ مسلم لیگی وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین اور وزیر اعلیٰ پنجاب میاں ممتاز دولتانہ نے ہزاروں فدایان ختم نبوت کے سینے گولیوں سے چھلنی کرنے کے باوجود قادیانیت کو مکمل تحفظ فراہم کیا صرف لاہور شہر میں محتاط اندازے کے مطابق دس ہزار فدایانِ ختم نبوت کو خاک و خون میں تڑپا کر بظاہر تحریک کو کچل دیا گیا لیکن ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کا عظیم الشان فیصلہ جس میں قادیانیوں اور لاہوریوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا اس کا کریڈٹ دراصل انہی شہداء ختم نبوت کو جاتا ہے

؎ خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

سانحہ ربوہ

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو نشتر میڈیکل کالج ملتان کے ایک سو طلبہ سیر و سیاحت کے لئے پشاور جا رہے تھے تو ربوہ ریلوے اسٹیشن پر انہوں نے ختم نبوت زندہ باد اور قادیانیت مردہ باد کے نعرے لگائے۔ ان میں دو طلبہ قادیانی بھی تھے انہوں نے ربوہ کی ہدایت پر مسلمان طلبہ کی پٹائی کا پروگرام ترتیب دیا چنانچہ جب ۲۹ مئی کو چناب ایکسپریس پشاور سے چلی تو ربوہ کے اوباش تیار ہو گئے گاڑی آنے پر پانچ ہزار خدام الاحمدیہ کے نوجوان لاٹھیوں، ہاکیوں، کلہاڑیوں، خنجروں تلواروں اور پستولوں سے مسلح ہو کر پلیٹ فارم پر جمع ہو گئے۔ نشتر آباد کے قادیانی اسٹیشن ماسٹر نے ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر کو بوگی کا نمبر دیا اور تیاری کو مستحکم کرنے کے لئے گاڑی کی روانگی میں تاخیر کر دی جب گاڑی ربوہ ریلوے اسٹیشن پر پہنچی تو ہزاروں افراد طلبہ پر ٹوٹ پڑے تین گھنٹے تک طلبہ کی پٹائی ہوتی رہی تیس طلبہ زخمی ہوئے۔

ربوہ کے اسٹیشن ماسٹر نے سگنل ہونے کے باوجود گاڑی کو نہ چلنے دیا۔ بلکہ غنڈہ عناصر کی حوصلہ افزائی کرتا رہا۔ قادیانی غنڈوں نے طلبہ کی پٹائی کے علاوہ ان کا سامان چھین لیا۔ دلچسپ پہلو یہ تھا کہ قادیانی اپنے ساتھ تین چار سو بازاری عورتیں لے کر آئے جو طلبہ کی پٹائی پر تالیاں پیٹتی رہیں۔ اور رقص کرتی رہیں جب گاڑی لائل پور (فیصل آباد) پہنچی تو ایک طوفان برپا ہو گیا مولانا تاج محمودؒ نے طلبہ کو تسلی دیتے ہوئے فرمایا

"جو زخم ہیں ان کے وجود پر لگے ہیں وہ مرزائیت کے تابوت میں آخری میخ ثابت ہوں گے، اور اب اس واقعہ کو کسی صورت میں نظر انداز نہیں کیا جائے گا۔ بلکہ ربوہ کے شعبدہ بازوں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے گا۔"

چناب ایکسپریس زخمی طلبا کو لے کر ملتان روانہ ہوئی زخمی طلبہ کو دیکھ کر طلبہ جوش میں آ گئے۔ ملتان میں ہی نہیں پورے ملک میں کہرام بپا ہو گیا۔

مولانا تاج محمودؒ نے آغا شورش کشمیریؒ اور دیگر زعماء کو مطلع کیا۔ پنجاب میں بالخصوص اور پورے ملک میں بالعموم قادیانی غنڈہ گردی کے خلاف تحریک اٹھ کھڑی ہوئی۔ پورا ملک جلسہ و جلوس کی لپیٹ میں آ گیا۔ مولانا تاج محمودؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، آغا شورش کشمیریؒ نے پورے ملک کے زعماء دینی، مذہبی و سیاسی رہنماؤں کو ٹیلی گرامیں بھیجیں۔

پورے ملک سے سانحہ ربوہ سے متعلق تحقیقات کا مطالبہ ہونے لگا گورنمنٹ پنجاب نے مسٹر جسٹس کے ایم صمدانی کو تحقیقاتی افسر مقرر کر دیا۔ اور حکومت نے اعلان کیا کہ صمدانی رپورٹ کے نتیجے میں واقعہ ربوہ کے کسی مجرم کو معاف نہیں کیا جائے گا۔

حکومت پنجاب نے "تحفظ امن و عامہ آرڈیننس" کے تحت تمام اخبارات و مطابع اور لٹریچر پر پابندی عائد کر دی۔ نہ تو واقعہ ربوہ سے متعلق کوئی ردعمل ظاہر کیا جائے نہ کوئی خبر دی جائے اور نہ کوئی تبصرہ ہو۔ اس حکم کے مطابق ایسی تمام خبروں، تبصروں، بیانوں، اطلاعیوں، تقریروں، کارٹونوں، اور اظہار خیال پر ممانعت کر دی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے اپنا فریضہ سرانجام دیتے ہوئے مورخہ ۹ جون کو اٹھارہ دینی و سیاسی جماعتوں کا اجلاس مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں طلب کر لیا اجلاس صبح ۱۰ بجے سے سہ پہر تک جاری رہا اجلاس میں مختلف مکاتب فکر اور سیاسی و مذہبی جماعتوں کا متحدہ محاذ "مجلس عمل تحفظ ختم نبوت" کے نام پر معرض وجود میں آیا جس کی صدارت مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ الاسلام مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے سپرد کی گئی جبکہ جنرل سیکرٹری کے لئے قرعہ فال بریلوی مکتب فکر کے معروف عالم دین علامہ محمود احمد رضوی کے نام نکلا۔

مجلس عمل نے مسلمانوں کے دیرینہ مطالبات کو پورے جوش و خروش سے دہراتے ہوئے حکومت سے مندرجہ ذیل مطالبات کئے۔

مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے

ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔

کلیدی اسامیوں پر نامزد قادیانیوں کو الگ کیا جائے

سانحہ ربوہ کے تمام ملزموں کو گرفتار کر کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

نیز آغا شورش کاشمیریؒ کی تحریک و تجویز پر فیصلہ کیا گیا کہ مرزائیوں کا اقتصادی و معاشرتی بائیکاٹ کیا جائے۔

مجلس عمل نے یہ فیصلہ کیا کہ مورخہ ۱۴ جون کو ملک گیر ہڑتال کی جائے۔

مجلس عمل کے فیصلوں کو پورے ملک میں سراہا گیا اور پورے ملک میں قادیانیوں کے ساتھ اقتصادی و معاشرتی بائیکاٹ کی تحریک زور پکڑ گئی۔

مجلس عمل کے صدر مولانا محمد یوسف بنوریؒ نے مورخہ ۱۶ جون کو فیصل آباد میں مرکزی مجلس عمل کا اجلاس طلب کر لیا۔

مجلس عمل کی اپیل پر ملک بھر میں مورخہ ۱۴ جون کو پہیہ جام ہڑتال ہوئی۔

مورخہ ۲۰ جون کو سرحد اسمبلی نے اتفاق رائے سے قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی قرارداد منظور کر لی۔

۲۲ جون کو حکومت نے مری میں اعلیٰ سطح کی کانفرنس کے بعد کئی ایک اہم فیصلے کئے۔ ربوہ کو کھلا شہر قرار دینے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

نیز کلیدی اسامیوں پر فائز قادیانیوں کی فہرستیں تیار کرنے کا فیصلہ بھی کیا گیا۔

۲۸ جون کو پنجاب اسمبلی میں قائد حزب اختلاف علامہ رحمت اللہ ارشد مرحوم نے ستر اراکین اسمبلی کے دستخطوں سے ایک قرارداد پیش کی۔ جسے سپیکر نے مسترد یعنی اجازت دینے سے انکار کر دیا۔

یکم جولائی کو قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے حزب اقتدار اور حزب اختلاف نے متفقہ طور پر ایک کمیٹی قائم کرنے کا فیصلہ کیا جو چالیس اراکین قومی اسمبلی پر مشتمل ہوگی جس میں ۱۰ ارکان اپوزیشن سے ہوں گے باقی حزب اقتدار سے۔ خصوصی کمیٹی کے اجلاس خفیہ ہوں گے اور مجلس عمل نے تحریک میں شدت پیدا کر دی۔

حکومت کے ایک مرزائی نواز فاصر نے اپنا ایک ۔ ۔ پاکٹ ایجنٹ کو ہزارہا روپے دے کر مجلس عمل کے صدر علامہ محمد یوسف بنوریؒ کے خلاف ایک بے ہودہ اشتہار چھپوانا شروع کر دیا جسے دیکھ کر عوام بھڑک اٹھے۔

مجلس تحفظ ختم نبوت کے مطالبہ پر حکومت نے مسئلہ اسمبلی میں پیش کر دیا۔ اسمبلی نے ہیڈ آف دی جماعت ربوہ ناصر احمد کو اسمبلی ہال میں طلب کر لیا۔ اور صمدانی ٹریبونل نے اپنی تحقیقات مکمل کر لیں۔ فاضل جج نے ایک ماہ اور ۱۵ ، ۲۰ دن کام کیا۔ سانحہ ربوہ اور اس کے متعلقات کے بارہ میں تمام معلومات حاصل کیں۔ رپورٹ ٹائپ شدہ ۱۱۲ صفحات اور دو جلدوں پر مشتمل ہے۔

۲۳ اگست قومی اسمبلی میں مرزا ناصر احمد ہیڈ آف دی جماعت ربوہ پر ۱۱ روز کی جرح مکمل ہو گئی۔ جو کہ ۵ دن میں ۴۲ گھنٹے جاری رہی جبکہ لاہوری گروپ کے سربراہ پر ۷ گھنٹے جرح کی گئی اس دوران وزیراعظم اور وزیر قانون سے اسمبلی میں تحریک کے روح رواں حضرت مولانا مفتی محمودؒ کی قیادت میں کئی بار ملاقات ہوئی چار پانچ مرتبہ نازک موڑ بھی آئے۔ آخری رات تصادم کا اندیشہ لاحق ہو گیا۔ مجلس عمل کے رہنما سربکف ہو کر قید و بند کے لئے تیار ہو گئے۔ لیکن وزیراعظم نے معاملہ کی نزاکت کو مدنظر رکھتے ہوئے پارلیمانی نمائندوں کی تجویز سے اتفاق کیا یعنی ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو ۴ بجکر ۳۵ منٹ پر قادیانیوں کے دونوں گروپوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر ملت اسلامیہ سے خارج کر دیا گیا۔

(الحمدللہ علی ذالک)

مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے قائد ایوان کی حیثیت سے رونما ۔ ۔ ۔ جبکہ عبدالحفیظ پیرزادہ نے وزیر قانون کی حیثیت سے آئینی ترمیم کا تاریخی بل پیش کیا۔ اور جب بل اتفاق رائے سے پاس ہو گیا تو حزب اختلاف اور حزب اقتدار کے ارکان فرط مسرت سے بغلگیر ہو گئے۔ اور ان کے چہرے خوشی سے تمتما

باقی صفحہ ۲۲ پر

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء، ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات، جماعتی رفقاء و مجاہدین ختم نبوت سے تعاون کی درخواست

- تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء و ۱۹۸۴ء کے حالات و واقعات کو جمع کر کے کتابی شکل دینے کا کام پیش نظر ہے۔
- آپ حضرات میں سے جس کسی کے پاس کوئی خاص واقعہ۔ ان تحریکوں کے حالات، مقدمات، گرفتاری، شہادت، مرزائیوں کی جارحیت، جلسہ و جلوس، ہڑتال، کانفرنس، مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے راہنماؤں کے حالات ڈائری وغیرہ ان تحریکوں سے متعلق آپ کے علاقہ یا ملکی رپورٹ کے سلسلہ میں کچھ بھی ہو ہمیں اصل یا فوٹو ارسال فرمائیں۔
- مزید جن حضرات سے اس قسم کا مواد میسر آسکتا ہو ان کے پتہ جات سے مطلع فرماویں۔
- اخباری تراشے یا اشتہار یا اس قسم کا کوئی بھی مواد ہو ارسال فرماویں۔ ضرورت پوری ہونے کے بعد واپس کر دیا جائے گا اگر اصل بھیجنا ممکن نہ ہو تو فوٹو سٹیٹ ارسال فرمائیں فوٹو سٹیٹ کے معاوضے ہمارے ذمے ہوں گے۔
- مقامی مجلس عمل کے رہنما و جماعتی کارکن اس سلسلہ میں بھرپور محنت فرمائیں۔ اس کام کو اپنا سمجھیں اپنے اپنے علاقہ کی ان دونوں تحریکوں کی رپورٹ مرتب کریں اور دفتر کو بھجوائیں۔ یاد رہے کہ ۱۹۷۴ء کی تحریک کے حالات علیحدہ لکھے جائیں۔ اور ۱۹۸۴ء کے علیحدہ ان دونوں کو باہمی خلط نہ کیا جائے۔

العارض: اللہ وسایا دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملتان پاکستان فون: ۴۰۹۷۸

مرزا قادیانی کی عبرت ناک موت

تحریر : یحییٰ عاصم، کلور کوٹ

ختم نبوت کا مسئلہ اسلامی تاریخ کے کسی دور میں مشکوک و مشتبہ نہیں رہا۔ درحقیقت اس پر بحث کی ضرورت بھی نہیں ہے سیدنا صدیق اکبرؓ سے لے کر آج تک تمام مسلمانوں کا اس عقیدہ پر اجماع ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے آخری نبی ہیں اور آپؐ کے بعد سلسلہ نبوت کا دروازہ بند ہے قرآن کریم کی ایک سو آیات اور دو سو احادیث اس پر شاہد ہیں اس طرح ختم نبوت مسلمانوں کا اجماعی عقیدہ ہے اور بنیادی عقیدہ ہے۔ کوئی شخص اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا اقرار نہ کرے۔ پنجاب کے ضلع گورداسپور قادیان کے رہنے والے ایک شخص مرزا غلام قادیانی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔ سرکار برطانیہ نے اس کی سرپرستی کی۔ چونکہ انگریز اس بات سے آگاہ تھے کہ برصغیر کے مسلمان مذہب کے بارے میں بہت حساس ہیں اور یہ صرف اسلام ہی تھا جس نے انہیں متحد کر کے ایک عظیم طاقت بنا دیا تھا۔ اس لئے انگریزوں نے سوچا کہ اگر کسی طرح مسلمانوں کے اتحاد کو ختم کر کے ان کا شیرازہ بکھیر دیا جائے تو ہمیشہ غلام بنانا زیادہ آسان ہو جائے گا۔ انگریزوں کو مرزا غلام قادیانی میں وہ تمام خصوصیات مل گئیں جو مسلمانوں میں انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے ضروری تھیں یہ بات ثبوت تک پہنچ چکی ہے کہ مرزا انتشار و افتراق پیدا کرنے کے لئے انگریزوں کے آلہ کار تھے۔ جسٹس منیر اور جسٹس کیانی نے بھی ۱۹۵۳ء میں پنجاب کے فسادات کے متعلق انکوائری رپورٹ میں جو عام طور پر منیر رپورٹ کہلاتی ہے، اسی قسم کے خیالات کا اظہار کیا ہے۔

(احمدی مسلمان نہیں از پروفیسر شیخ محمد رفیق صاحب، رسول نگر سیمینار)

مرزا قادیانی سے علماء کی نوک جھونک تردید و مخالفت کرنے والوں میں مشہور عالم مولانا ثناء اللہ امرتسری مدیر "اہل حدیث" پیش پیش اور نمایاں تھے۔ مرزا صاحب نے ۱۵ اپریل ۱۹۰۷ء میں اشتہار جاری کیا جس میں مولانا کو مخاطب کرتے ہوئے لکھا۔ اگر میں ایسا ہی کذاب و مفتری ہوں جیسا کہ اکثر اوقات آپ اپنے ہر پرچہ میں مجھے یاد کرتے رہتے ہیں تو میں آپ کی زندگی میں ہی ہلاک ہو جاؤں گا کیونکہ میں جانتا ہوں کہ مفسد اور کذاب کی بہت عمر نہیں ہوتی اور آخر وہ ذلت و حسرت کے ساتھ اپنے اشد دشمنوں کی زندگی میں ہی ناکام و ہلاک ہو جاتا ہے اور اس کا ہلاک ہونا ہی بہتر ہوتا ہے تاکہ خدا کے بندوں کو تباہ نہ کرے۔

اور اگر میں کذاب و مفتری نہیں ہوں اور خدا کے مکالمہ مخاطبہ سے مشرف ہوں اور مسیح موعود ہوں تو میں خدا کے فضل سے امید رکھتا ہوں کہ سنت اللہ کے موافق آپ مکذبین کی سزا سے نہیں بچ سکتے پس اگر وہ سزا جو انسان کے ہاتھوں سے نہیں بلکہ خدا کے ہاتھوں سے ہے یعنی طاعون، ہیضہ وغیرہ مہلک بیماریاں آپ پر میری زندگی میں وارد نہ ہوئیں تو میں خدا کی طرف سے نہیں۔

اس اشتہار کے ایک سال بعد ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا قادیانی بمقام لاہور بعارضہ اسہال میں مبتلا ہوئے اور اسہال کے ساتھ استفراغ بھی تھا۔ رات کو ہی علاج کی تدبیر کی گئی لیکن ضعف بڑھتا گیا اور حالت دگرگوں ہو گئی بالآخر ۲۶ مئی کو دن چڑھے مرزا مر گیا۔ مرزا صاحب کے خسر میر ناصر کا بیان ہے حضرت مرزا صاحب جس رات بیمار ہوئے اس رات کو میں اپنے مقام پر جا کر سو چکا تھا جب آپ کو بہت تکلیف ہوئی تو مجھے جگایا گیا تھا جب میں حضرت صاحب کے پاس پہنچا تو آپ نے مجھے خطاب کر کے فرمایا میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے اس کے بعد آپ نے کوئی ایسی صاف بات نہ کی یہاں تک کہ دوسرے دن دس بجے کے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

(حیات ناصر مرتبہ شیخ یعقوب علی عرفانی)

نعش قادیان لے جائی گئی۔ ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو تدفین عمل میں آئی مرزا کے اشتہار کے مطابق وبائی امراض طاعون ہیضہ سے مولانا ثناء اللہ صاحب کا سالم و محفوظ رہنا اور خود مرزا کا ہیضہ سے مر جانا ان کے خدا کی طرف سے نہ ہونے اور کذاب ہونے کی بہت بڑی اور مضبوط دلیل ہے۔ مگر مرزا کی جھوٹی نبوت انگریز سرکار کی سرپرستی میں کسی نہ کسی حد تک پروان چڑھتی رہی قیام پاکستان کے بعد قادیانیوں نے پاکستان کو اپنی سرگرمیوں کا مرکز بنا لیا ان کی ان سرگرمیوں سے فرزندان اسلام کو تشویش ہونی چاہئے مسلمانوں کے تمام فرقوں نے مل کر حکومت سے مطالبہ کیا کہ یہ ٹولہ جو اسلام کے نام پر دھوکہ دے رہا ہے۔ اسلام میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے باغیوں کو پنپنے کی اجازت نہ دی جائے۔ حکومت نے لیت و لعل سے کام لیا تو یہی مسئلہ تحریک کی شکل اختیار کر گیا اس تحریک

جنّت کا شوق اور شہادت

حضرت جابرؓ سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے احد کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا بتلایئے کہ اگر میں قتل کر دیا جاؤں تو میرا ٹھکانہ کہاں ہو گا۔ آپ نے فرمایا: جنت میں پس جو کھجوریں ان کے ہاتھ میں تھیں پھینک دیں۔ پھر جنگ شروع کر دی یہاں تک کہ شہید ہو گئے۔ (بخاری و مسلم)

د تنظیم کر کے تحریک شروع کی گئی اس تحریک کے روح رواں مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری تھے۔ دیگر علماء بھی ان کے ساتھ تھے اور سید عطاء اللہ شاہ بخاری کی مجاہدانہ اور ولولہ انگیز بلیغانہ تقاریر نے مسلمانوں کے سوئے ہوئے جذبات کو بیدار کیا۔ آپ کی قیادت میں علماء نے بہت قربانیاں دیں پہلا مرحلہ گرفتاریوں سے شروع ہوا جس میں سب سے پہلے قطب الاقطاب باغی انگریز امام الاولیاء مولانا احمد علی لاہوریؒ نے گرفتاری دی اس کے بعد یہ سلسلہ چل نکلا اور دیگر مسلمانوں نے ختم نبوت کے جیالوں نے بھی گرفتاریاں دیں مغربی پاکستان کی جیلیں ناموس رسالت کا تحفظ کرنے والے مجاہدین سے بھر گئیں اور آخر یہ سلسلہ جاری رہا اور اب الحمد للہ مرزائیت اپنے بقیہ سانس پورے کر رہی ہے اللہ تعالیٰ ہمیں ختم نبوت کی حفاظت کرنے کی توفیق عنایت فرمائے آمین۔

تاج و تخت ختم نبوت زندہ باد
پاکستان پائندہ باد۔

حقوق العباد

سردار محمد جاوید ہاشمی بیسرا مانسہرہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں ارشاد فرمایا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو شرک نہ کرو ماں باپ کے ساتھ نیکی کرو قرابت داروں پر احسان کرو یتیموں مسکینوں ہمسایوں اور مسافروں پر احسان کرو یہ بھی فرمایا گیا ہے کہ دولت مندوں کے مال میں ناداروں کا حق ہے حضورؐ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے تم میں سے جو معذور اور مسکین ہیں ان کے لئے تمہیں رزق عطا فرماتا ہے اور اپنی نصرت سے نوازتا ہے ایک دفعہ حضورؐ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو ملا کر فرمایا کہ یتیموں کی پرورش اور کفالت کرنے والا قیامت کے دن مجھ سے اس قدر قریب ہوگا جس قدر یہ دونوں ہاتھ ایک دوسرے کے قریب ہیں اس لئے ان کی جائیداد کی حفاظت ان کی تعلیم و تربیت کا خیال رکھا جائے ان کی حق تلفی نہ ہونے دی جائے بیوہ کے ساتھ نیکی یہ ہے کہ اگر چاہے تو اس کے نکاح کا انتظام کیا جائے۔

جنگوں کے باعث بہت سی مسلمان عورتیں بیوہ ہو گئیں نبی کریمؐ نے ان کیلئے نکاح کا انتظام کیا جو انسان کسی وجہ سے معذور ہو جاتا ہے ان کے لئے [illegible] فریضہ ہے کہ ان کے لئے ایسا کام مہیا کیا جائے جس سے وہ روزی کما سکیں اگر بالکل غریب معذور ہوں تو ان کے لئے خوراک پوشاک مکان اور آرام کا انتظام کرنا اسلامی فریضہ ہے ایسے ہی ضرورت مند اور مسافر کی مدد کرنا بھی اسلام میں ضروری قرار فرمایا ہے

ہمیشہ سرفرازی ہے محمدؐ کی غلامی میں
بلندی ہاتھ لگتی ہے جبیں تنگ نائی میں

یہ عریانی اور بے پردگی ——— آخر کب تک؟

(مولوی) فقیر محمد ناظم اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت (فیصل آباد)

ملک بھر میں عریانی اور بے پردگی کی روک تھام کے لئے مؤثر اقدامات کئے جائیں مولوی فقیر محمد نے کہا کہ اسلام کی تعلیمات میں عورتوں اور مردوں کی حیثیت ان کے حقوق و فرائض اور ان کا دائرہ کار جدا جدا ہے لیکن اسلامی مملکت پاکستان میں نہایت منظم طریقے سے اسلامی تہذیب و تمدن کو بگاڑنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ اس سلسلے میں حکومت کے ذرائع ابلاغ بالخصوص ٹی وی اور عوامی سطح کے بعض اخبارات اور اونچی سوسائٹی کے افراد نہایت افسوس ناک کردار ادا کر رہے ہیں چند برس میں جا کر ملک کا نقشہ تہذیب افرنگ کی اساس پر استوار ہو گیا ہے۔ اس پر مستزاد یہ کہ حکومت کی سرپرستی اور امداد سے چلنے والی آرٹس کونسلیں بھی اسلامی معاشرے کو بگاڑنے میں گھناؤنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ حالانکہ اسلامی تعلیم کے مطابق عورتوں کو بے حجابانہ لوگوں کے سامنے آنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے حتیٰ کہ حضرات امہات المؤمنین ازواج مطہرات رضی اللہ عنہن کو ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کے سامنے بے پردہ ہونے پر حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے سختی کے ساتھ روک دیا تھا چہ جائیکہ حضورؐ کی امت کی عورتیں پردے کو خیرباد کہہ کر ننگے چہرے کے ساتھ لوگوں کے سامنے آئیں اونچی سوسائٹیوں کی تقریبات میں بن سنور کر بے حجاب ہوں مرد اور عورتیں آزادانہ میل ملاپ کریں اور اس پر طرفہ یہ کہ اسے اسلامی تہذیب و معاشرت کا نام اور اسے ماڈرنیشن کا عمل قرار دیا جائے۔ جو اسلامی نہیں بلکہ سراسر غیر اسلامی طرز معاشرت ہے۔ اسلامی تہذیب و تمدن میں عورت کو چار دیواری کے اندر رہنے اور باپردہ رہنے اور اپنی زینت ظاہر نہ کرنے کی خاص طور سے تاکید کی گئی ہے تاکہ صحیح اسلامی معاشرہ قائم ہو سکے اور امت میں صالح اور پاکباز افراد جنم لے سکیں حضرت علامہ اقبالؒ نے اسی لئے فرمایا تھا کہ

بتولے باش پنہاں شو ازیں عصر
کہ در آغوش شبیرے بگیری

میں علماء کرام اور اپنے دینی حلقے کو اپنی ذمہ داریاں نبھانے اور اسلامی تہذیب و معاشرت کو صحیح صورت میں رائج کرنے کی ہر جد و جہد میں شرکت و تعاون کی اپیل کرتا ہوں۔

سلطان محمود کی حکایت

قاری حضرت علی تدریسی مدرسہ غزنی خیل بنوں

سلطان محمود غزنوی علیہ الرحمۃ کی یہ عادت تھی کہ وہ جو چیز کھاتے اس میں سے پہلے ایاز کو بھی ضرور کھلاتے ایک مرتبہ وہ ایک خربوزہ کھا رہے تھے تو حسب دستور اس کی پہلی پھانک ایاز کو دی ایاز کھا گیا دوسری پھانک سلطان نے خود کھائی تو معلوم ہوا کہ وہ سخت کڑوی ہے سلطان نے فوراً تھوک دی اور ایاز سے پوچھا کیوں ایاز! یہ اتنی کڑوی پھانک تم کیسے کھا گئے اور تم نے کہا کیوں نہیں کہ یہ کڑوی ہے۔ ایاز نے جواب دیا آقا! میں نے پھانک جب منہ میں ڈالی تو واقعی سخت کڑوی تھی دل نے چاہا کہ تھوک دوں مگر وفا نے روک لیا اور کہا کہ اے ایاز دیکھ اس ہاتھ سے تجھے ہر روز میٹھی اور لذیذ نعمتیں ملتی ہیں اور تم مزے سے کھاتے ہو اور آج بھی اس ہاتھ سے یہ کڑوی پھانک مل رہی ہے تو کیا۔ جب ہاتھ سے ہمیشہ میٹھی چیزیں کھاتے رہتے ہو اس ہاتھ کی دی ہوئی کڑوی چیز بھی اسی مزے سے کھاؤ سلطان یہ سن کر ایاز کی وفا پر بڑا خوش ہوا۔

تو حضرات! ہر حال میں اللہ کا شکر ہی ادا کرنا چاہئے۔ مصیبت میں بھی اور راحت میں بھی ورنہ ہم پر یہ مثال صادق آئے گی ”میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو“

ایک بزرگ کی حکایت

حافظ صبغۃ اللہ متعلم غزنی خیل

نزہۃ المجالس نے ایک بزرگ کی حکایت لکھی ہے کہ انہوں نے قرآن کی جب یہ آیت پڑھی ”وان من شیء الا یسبح بحمدہ“ یعنی ہر شے اللہ کی تسبیح کرتی ہے۔ تو ان کے دل میں خیال آیا کہ اگر یہی بات ہے تو پھر ان چیزوں کی آواز ہمیں کیوں نہیں آتی یہ خیال آتے ہی انہیں پیشاب کی حاجت محسوس ہوئی اور وہ لوٹے کی طرف لپکے تو لوٹے سے آواز آنے لگی اللہ اللہ۔ انہوں نے لوٹے سے جو اللہ کا نام سنا تو شرما گئے کہ اس ذکر الٰہی کو بیت الخلاء میں لے جاؤں یہ بے

اوپر سے پھر ڈھیلا اٹھانے پڑے ڈھیلے سے اللہ اللہ کی آواز آرہی تھی وہ حیران ہوکر ڈھیلے کو کیسے بیت الخلاء میں لے جاؤں الغرض وہ جس چیز کی طرف بڑھتے اس چیز سے اللہ اللہ کی آواز آنے لگتی۔ اتنے میں ہاتف کی آواز سنی کہ کچھ سمجھے ہم ان چیزوں کی آواز تمہارے کانوں کو اس لئے نہیں سننے دیتے تاکہ تمہارے کاروبار رک جائیں وہ بزرگ فوراً سجدے میں گر پڑے اور اللہ سے معافی چاہنے لگے۔

مسیلمہ کذاب

تحریر: حافظ عبدالمجید منڈی پیچے گوڑیہ

مسیلمہ علاقہ یمامہ کے قبیلہ بنو بکر کی شاخ بنو حنیفہ کا سردار تھا مسیلمہ بدصورت پست قد اور چالاک و مکار تھا سنہ ۹ھ میں اس کے قبیلے کا ایک وفد مدینے آیا مسیلمہ بھی اس میں شامل تھا آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم سے اس نے عرض کیا کہ آپ مجھے اپنا جانشین مقرر کریں تو میں اسلام میں داخل ہو جاتا ہوں آپ نے فرمایا کہ میں اللہ کے احکام سے تجاوز نہیں کر سکتا اس کھجور پر اگر تم کھجور کی یہ چھڑی بھی مانگو تو نہ دوں مسیلمہ کذاب جب اپنے قبیلے میں واپس آیا تو اس نے نبوت کا دعویٰ کیا جس نے حضور کی نقل کرتے ہوئے اپنی طرز کی نماز بنائی اور چند آیات بھی گھڑ لیں جو بے معنی عبادات پر مشتمل تھیں اور حضور کو لکھا کہ میں آپ کے ساتھ نبوت میں شریک ہوں لہٰذا نصف دنیا آپ کی ہے اور نصف میری آپ نے جواب میں مسیلمہ کو کذاب کے لقب سے خطاب کرتے ہوئے لکھا کہ "محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے مسیلمہ کذاب کو۔ بعد دنیا تو خدا کی ہے وہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے گا اس کا وارث بنائے گا۔ اور انجام پرہیزگاروں کے لئے ہے" حضور کے بعد مسیلمہ کذاب کی طاقت میں اضافہ ہوگیا اور وسط عرب کے متعدد گمراہ کن قبائل اس کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے یہاں تک کہ نبوت کی مدعیہ سجاح بنت حارثہ نے اس سے شادی کر لی اس طرح مسیلمہ کذاب اسلام کا خطرناک دشمن بن گیا اس نے یمامہ کے چند گاؤں کی سرزمین کو حرام قرار دیا جہاں اس کے لٹیرے قتل و غارت کے بعد پناہ لیتے تھے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی سرکوبی کے لئے شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ اور عکرمہ رضی اللہ عنہ کو الگ الگ دستوں سے بھیجا اور ہدایت کی کہ دونوں جمع ہو کر حملہ کریں۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے میدان جنگ میں پہنچ کر فوج کو منظم کیا مسلمان فوج کی تعداد دس ہزار سے زیادہ نہیں تھی جبکہ مسیلمہ کذاب کی فوج کی تعداد چالیس ہزار کے قریب تھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے فوج کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا ایک حصہ مہاجرین و انصار پر مشتمل تھا اور دوسرا بدوی مسلمانوں پر اس تقسیم کی غرض و غایت یہ تھی کہ بدوی بھی غیرت کے جوش میں مہاجرین و انصار کی طرح مستقل مزاجی اور ثابت قدم رہیں دونوں افواج میں بڑے گھمسان کی لڑائی ہوئی۔

ابتداء میں مسیلمہ کذاب کا پلہ بھاری نظر آتا تھا اس کا ایک دستہ لڑتا لڑتا حضرت خالد رضی اللہ عنہ کے کیمپ تک پہنچ گیا قریب تھا کہ مسلمانوں کے قدم اکھڑ جاتے مگر سالار اعلیٰ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ اور دیگر سالاروں کی حوصلہ افزائی دینے والی تقریروں اور شجاعت و دلیری نے مجاہدین میں ایک نئی روح پھونک دی اور وہ دشمن کے مقابلے میں ڈٹ گئے۔ اسی اثناء میں تیز و تند آندھی چلنی شروع ہوگئی آندھی کا رخ اسلامی لشکر کی طرف تھا ریت سے مسلمانوں کی آنکھیں اور منہ بھر گئے حضرت زید رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کو آنکھیں اور منہ بند کر کے دشمن کے مقابلے میں بڑھنے کا حکم دیا۔ حضرت زید رضی اللہ عنہ، ثابت بن قیس رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی مجاہدین کو جوش دلاتے ہوئے شہید ہوگئے مسلمانوں کی تعداد میں کمی اور دشمن کی پامردی کے باوجود .... کمال دلیری اور بے جگری سے لڑتے رہے حتیٰ کہ دشمن کے پاؤں اکھڑ گئے۔ اور اس نے بھاگ کر ایک قلعہ میں پناہ لی اسلامی فوج نے وہاں پہنچ کر قلعہ کا محاصرہ کر لیا بعض مجاہدین دیواریں کود کر اندر جا پہنچے اور دروازہ کھول دیا اب اسلامی لشکر باغ میں داخل ہوگیا اور ایسی خونریز جنگ ہوئی جس کی مثال عرب کی تاریخ میں اس سے پہلے موجود نہ تھی مسیلمہ کی قوم بے تحاشا کٹنے لگی اسی دوران حضرت وحشی رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کو قتل کر دیا ایک انصاری نے آگے بڑھ کر اس کی کھوپڑی پر وار کر کے ڈھیر کر دیا۔ آخر کار مسیلمہ کی فوج بھاگ گئی۔ یہ قلعہ نما باغ مسیلمہ کذاب کے نام کی نسبت سے حدیقۃ الرحمٰن تھا دوران جنگ چونکہ ہزارہا مرتدین ہلاک ہوئے اس لئے اس باغ کو حدیقۃ الموت کہتے ہیں اس جنگ میں مسلم شہداء کی تعداد تقریباً بارہ سو تھی جن میں تین سو ساٹھ مہاجر تھے تین سو انصار اور چھ سو بدو شامل تھے جبکہ دشمن کے ہلاک شدگان کی تعداد کم و بیش ۱۰ ہزار تھی حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ نے مسیلمہ کذاب کے قبیلہ بنو حنیفہ کو امان دے دی لیکن بعد میں دربار خلافت سے حکم آیا کہ مرتدین کو تہ تیغ کیا جائے تاکہ باقی مرتد قبائل کو عبرت ہو مگر چونکہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ ایک معاہدہ کے تحت امن دے چکے تھے اس لئے وہ اس پر قائم رہے جس کا خاطر خواہ نتیجہ برآمد ہوا۔ اور بنو حنیفہ نے اسلام قبول کر لیا

دینیات کی کتاب کلمہ طیبہ کی غلط اشاعت

شبیر محمد خان لودھی۔ ناظم آباد

آپ کا جاری کردہ رسالہ ہفت روزہ باقاعدگی سے پڑھتا ہوں اور قادیانیت کے بارے میں جو کچھ شائع ہوتا ہے پڑھ کے کھل جاتا ہوں ان کی ناپاک سرگرمیوں کے بارے میں اور ان کے ناپاک عزائم کی نشاندہی ہو جاتی ہے اللہ تعالیٰ اس کار خیر کو قبول اور منظور فرمائے۔

ابھی بڑے افسوس کی بات ہے کہ ہمارے اسکولوں میں دینیات کی کتابیں پڑھائی جا رہی ہیں ان کی پرنٹنگ پر کوئی توجہ نہیں دی جاتی ہے ایک دینیات کی ابتدائی کتاب حصہ اول جو فیس پبلشر کراچی نے شائع کی جو کہ اسکولوں میں لگی ہوئی ہے اس میں ہماری ابتدائی چیز کلمہ طیبہ شریف ہے جو کہ غلط چھاپ دیا ہے اور لاپرواہی برتی گئی ہے اگر ہندوستان جیسے شہر میں چھپ جاتی تو قتل و غارت ہندو مسلم فساد برپا ہو جاتا لیکن ہمارے اسلامی جمہوریہ پاکستان میں مزہ لوٹنے والے کو کچھ کہا جاتا ہے خدارا اس کے لئے آپ کوشش کر کے دیکھیں کہ یہ نادانستہ طور پر ہوا ہے یا کسی قادیانی کی سازش ہے بڑی بے ایمانی ہوگی ہمارے پاک کلمہ میں سے الا۔ بالکل غائب ہے آپ کو فوٹو کاپی ارسال کر رہا ہوں اصل ہمارے پاس ہے

آزادی نسواں کے نعرے کی ضرورت نہیں

محترمہ بیگم قریشی صاحبہ۔ کراچی

اگر معاشرہ قرآنی معاشرت کی پیروی کی وجہ سے پاک صاف ہو جائے تو عورت کسی قسم کے استحصال کا شکار نہیں ہو سکتی نام نہاد مسلمان خواتین غیر اسلامی روش اختیار کر کے وہیں پہنچ گئی ہیں جہاں طلوع اسلام کے وقت تھیں قرآنی معاشرت کی پابندی مسلمان گھروں میں ہو جائے تو معاشرہ خود بخود اسلامی ہو جائے گا آزادی نسواں کے نعرے لگانے کی ضرورت ختم ہو جائے گی۔ اسلام آزادی کا علمبردار ہے لیکن نسواں قرآنی معاشرت کے دائرے میں زندگی گزارنا پسند تو کریں۔ سرچشمہ اسلام سے منسلک ہونے کے لئے حدود اللہ موجود ہیں۔ فیشن پرستی بے پردگی اور عریانی کو آزادی نسواں کا نام دے کر نعرے لگانے سے کچھ حاصل نہیں ہو سکتا خاندانی شیرازہ بندی ہر مسلمان عورت کو ترجیح دینی چاہئے۔

نزلہ کُشتن روزِ اوّل
گلے میں خراش محسوس ہو یا چھینکیں آنا شروع ہوں تو سمجھ لیجیے کہ نزلہ زکام کی آمد آمد ہے۔ اسے معمولی بیماری سمجھ کر نظر انداز نہ کیجیے۔ فوری جوشینا لیجیے ورنہ زکام، کھانسی اور بخار جیسے تکلیف دہ امراض لاحق ہونے کا اندیشہ ہے۔
جوشینا۔ صدیوں سے استعمال ہونے والے جوشاندے کے نہایت مؤثر، کافی و شافی قدرتی اجزا کا
خُلاصہ (ایکسٹریکٹ) ہے جو ہمدرد کے ماہرینِ فن نے سال ہا سال کے تجربات و تحقیق کے بعد جدید دور کے مصروف انسان کے لیے تیار کیا ہے تاکہ اسے جوشاندے کو ابالنے، چھاننے اور شکر ملانے کی زحمت نہ کرنی پڑے۔
ایک پیکٹ جوشینا ایک کپ گرم پانی میں ڈالیے فوری استعمال کے لیے جوشاندے کی ایک خوراک تیار ہے۔
ہمدرد کی فنی محنت اور دوا سازی کی صلاحیت کا مظہر
جوشینا
جوشاندے کی مکمل توانائی
نزلہ و زکام ۔ جوشینا سے آرام
ہمدرد
جوشینا دو پیکنگوں میں دستیاب ہے
خوب صورت پلاسٹک مگ میں اور گتّے کے کارٹن میں۔
عفو و درگزر
بہترین انتقام
ہے

ذکری دین کی حقیقت اور ذکریوں کا تاریخی پس منظر

ایک سوال اور اس کا مدلل جواب

از: حضرت مولانا مفتی احتشام الحق آسیاآبادی، جامعہ رشیدیہ آسیاآباد مکران

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سوال: کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان شرع عظام اس مسئلہ میں کہ ہمارے علاقہ میں ایک فرقہ "ذکری" موجود ہے۔ یہ لوگ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے منکر ہیں۔ تربت سے ایک میل دور ایک پہاڑ ہے جس کو "کوہ مراد" کہا جاتا ہے وہیں جا کر حج کرتے ہیں حج کے لئے انہوں نے وہ مقامات تجویز کئے ہیں جو مسلمانوں کے حج خانہ کعبہ کے لئے مقرر ہیں، ختم نبوت کے بھی منکر ہیں ان سب عقائد کے باوجود وہ اپنے کو مسلمان کہتے ہیں۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا یہ از روئے قرآن وحدیث وشریعت محمدی مسلمان ہیں؟

المستفتی: عبداللطیف ولد حاجی کمالان [illegible]

الجواب باسم ملہم الصواب

ذکریوں کے عقائد ونظریات کیا ہیں اور از روئے شریعت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتسلیم ان کی حیثیت کیا ہے؟ یہ وہ سوالات ہیں جن کے لئے قریب سے دیکھنے والے خواص وعوام کو کچھ سوچنا نہیں پڑتا۔ وہ ذکریوں کے عقائد واعمال کو دیکھ کر بلا خوف وتردد یہ کہہ دیتا ہے کہ

"ذکری کافر ہیں"

مگر جن لوگوں نے ذکری مذہب والوں کو قریب سے نہیں دیکھا ان کی واقفیت کے لئے سوال کا جواب دینے سے قبل بعض ضروری امور کی وضاحت کر دی جاتی ہے۔

تاریخی پس منظر

اس فرقے کا خیال ہے کہ وہ فرقہ مہدویہ کی ایک شاخ ہیں اور ان کا دعویٰ ہے کہ ان کا مہدی ملا محمد اٹکی ہے جو سید محمد جونپوری کے علاوہ ہیں اور اپنے مہدی کا جس کا وہ نسب نامہ پڑھتے ہیں، ان کا نسب نامہ اس طرح لکھا ہے:

"سید محمد مہدی موعود بن سید عبداللہ بن سید جعفر بن سید موسیٰ بن سید قاسم بن سید نجم الدین بن سید عبداللہ بن سید یوسف بن سید یحییٰ بن سید جلال الدین بن سید اسماعیل بن سید نعمت اللہ بن امام محمد باقر بن سید امام علی اصغر بن سید امام حسین بن شاہ مردان علی کرم اللہ وجہہ"

مگر جب ہم سید جونپوری کے نسب نامہ پر نظر ڈالتے ہیں تو وہ بعینہ یہی نظر آتا ہے دونوں نسب ناموں میں سر مو کچھ فرق نظر نہیں آتا۔

(دیکھئے کحل الجواہر بجواب مہدویہ تحریک [illegible])

بہرحال حقیقت جو بھی ہو وہ اسے اپنا مہدی آخر الزماں مانتے ہیں اور اسی کے نام کا کلمہ پڑھتے ہیں ان کو کچھ پتہ نہیں کہ وہ کون ہیں؟ ان کو پتہ چلا تو ایک ایسے مکار وٹھگ کا جس نے ان کو دھوکہ دے کر مہدی ہونے کا دعویٰ کر دیا کہ میں مہدی آخر الزماں ہوں جس کے حسب نسب کا آج تک پتہ نہیں۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ یہ لوگ اسی سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے ہوتے جس کا نسب نامہ تو درکنار ان کی ایک ایک نقل وحرکت قرآن وحدیث اور تاریخ اسلام میں اس شان کے ساتھ درج ہے کہ جس کا دوست دشمن قائل ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ اس نبی برحق خاتم الانبیاء کو چھوڑ کر ذکری آج تک دنیائے اسلام کے سامنے رسوا ہو رہے ہیں۔

ع وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا

ملا محمد اٹکی کا ظہور

مقامی روایات کے مطابق سید محمد جونپوری کی وفات کے بعد ان کے مریدین منتشر ہو گئے انہیں مریدین میں ایک شخص "ملا محمد" تھا جو اٹک (پنجاب) کا رہنے والا تھا گھومتا پھرتا "سرباز" جا نکلا جو اس وقت ایرانی بلوچستان کے علاقہ میں شامل ہے۔ اس زمانہ میں سرباز، دزک، کیچ، پنجگور وغیرہ بلوچستان کے علاقوں میں بلیدی خاندان کی حکومت تھی۔ اتفاق سے اسی زمانہ میں فرقہ باطنیہ جو شیعہ اسماعیلیہ کی ایک شاخ ہے، شاہ اسماعیل صفوی شاہ ایران کے زیر عتاب آچکا تھا جس کی وجہ سے اس فرقہ کے کچھ لوگ سرباز آچکے تھے جو قدیم بلوچستان میں شامل اور ایران سے الگ تھا۔ یہ لوگ سید کہلاتے تھے۔ سرباز پہنچ کر ملا اٹکی نے فرقہ باطنیہ کے مذہبی پیشواؤں سے گفت وشنید کی۔ دونوں میں عقیدۂ ظہور مہدی، باطن پرستی اور فلسفۂ وحدۃ الوجود بطور اقدار مشترکہ موجود تھے مہدوی خیالات اور باطنی نظریات کا ملاپ ہوا تو ایک تیسرے فرقہ "ذکریہ" نے جنم لیا جس کا بانی ملا محمد اٹکی ہے، ذکری تحریرات کے مطابق اس کا ظہور ۹۷۷ھ کو ہوا۔ چنانچہ ذکری مصنف [illegible] لکھتے ہیں:

"آپ شب دوشنبہ بوقت شام [illegible] آفتاب شہر سے بطرف زمین بصورت انسانی ولباس فقیرانہ اٹک کے پہاڑی علاقہ میں ایک اونچی پہاڑ پر ۹۷۷ھ میں قدم مبارک رکھ کر آشکارا ہوئے۔"

(ذکری کون ہیں ص ۱۲)

اس کا دعویٰ تھا وہ صاحب الہام ہے اور مہدی آخر الزماں کا جانشین ہے۔ شریعت محمدیہ کو امام مہدی نے منسوخ کر دیا ہے نماز، روزہ اور حج بیت اللہ کی فرضیت ختم ہو گئی ہے ان کی فرضیت کا اعتقاد کفر ہے ان سب کا قائم مقام ذکر ہے۔ باطنی فرقہ کے سیدوں سے مل کر اس نے ان ہی عقائد کا پرچار کیا۔

سرباز سے چلتے چلتے ملا کیچ بمقام تربت جا پہنچا

اس علاقے کے باشندوں کی جہالت سے ناجائز فائدہ اٹھایا یہاں تک کہ خود مہدویت اور پھر نبوت کے دعوے کئے نیز ایک کتاب فارسی نظم میں لکھی جو عقائد و خیالات باطلہ سے بھری ہوئی تھی اور ایک درخت کی کوک (شگاف) میں رکھ دی اس درخت کو بلوچی زبان میں "کہور" کہتے ہیں اس کے بعد لوگوں میں اعلان کر دیا کہ گذشتہ شب اللہ تعالیٰ نے مجھے وحی کے ذریعہ بتایا ہے کہ فلاں مقام پر فلاں درخت کے شگاف میں ایک کتاب مجھ پر اتاری ہے جسے میں لے کر لوگوں میں تبلیغ کروں۔ چنانچہ مریدین اور معتقدین کو لے کر خود مقام مذکور پر گیا۔ اور درخت کے شگاف سے وہ کتاب نکال لیا اس واقعہ کو دیکھ کر عوام کی عقیدت میں اضافہ لازمی امر تھا چنانچہ تربت اس فرقہ کا مرکز قرار پایا نیز تربت میں مراد نامی ایک شخص اس کی ارادت میں آ گیا۔ ملا محمد اٹکی نے اس کو اپنا خلیفہ مقرر کیا۔ بقول بعض بعد میں اس نے خود خلافت کا دعویٰ کر لیا اور انہیں عقائد باطلہ کا پرچار کیا چنانچہ "کوہ مراد" انہیں کے نام سے موسوم ہوا۔

جب پیغمبر اور خلیفہ بے دین بنا تو کوہ مراد بنا تو اب دیگر متبرک مقامات کی تجویز میں کیا دیر لگتی ہے "بر کہور" مہبط وحی ہوا۔ "کلی دون" کو عرفات کا شرف ملا۔ "کاریز جرکی" جو اب ایک گھونٹ پانی کو ترستا ہے "زم زم" کے نام سے یاد کیا جانے لگا۔ اب بس نماز رہ گیا تھا اس کی جگہ ذکر کو امام تجویز کیا گیا۔

ملا محمد موصوف نے یہاں زیادہ دیر رہنا مناسب نہ سمجھا چنانچہ ایک رات اپنی نشست گاہ میں چادر دفن کر کے اس کا ایک گوشہ ظاہر کر دیا اور خود رفو چکر ہو گیا دوسرے روز جب مریدین آئے، پیر غائب اور چادر موجود کا نظارہ کیا تو از خود مشہور کر دیا۔ "نوری بود بعالم بالا رفت" یعنی نور تھا جو آسمانوں پر چلا گیا اور یہ چادر اس کی دلیل ہے کہ وہ زمین میں غوطہ مار کر آسمانوں پر چلا گیا ہے اور خدا کے پاس براجمان ہے۔ بیچاروں کو یہ پتہ نہیں جو اپنی چادر کی حفاظت نہ کر سکا وہ ایک قوم کو کیا بچائے گا۔

شعر: ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

ان کے غائب ہونے کی تاریخ از روئے ذکری تحریرات ۱۰۰۴ھ مطابق ۱۵۹۵ء یا ۱۰۲۱ھ مطابق ۱۶۱۲ء ہے۔

اباحیت کی طرف میلان

اس زمانہ کے تصوف پر وحدۃ الوجود کا غلبہ تھا اور خود سید محمد جونپوری بھی وحدۃ الوجود کا قائل تھا۔ بالفاظ دیگر اس عقیدہ کو اباحیت تک لے جا چکے تھے جیسا کہ پہلے عرض کیا جا چکا ہے ملا محمد اٹکی نے سرباز میں باطنیہ فرقہ کے پیشواؤں سے ملاقات کی تھی اور ان کے باطنی خیالات کو جو وحدۃ الوجود سے جنم لیتے ہوئے اباحیت کی سرحد تک پہنچے تھے اپنی امت تک پہنچایا، چنانچہ بتایا جاتا ہے کہ پیشوایان فرقہ ذکریہ کے پاس ایسے قلمی نسخے موجود ہیں جن میں نکاح و طلاق اور محرم و نامحرم کی تمیز کو درمیان سے اٹھا دیا گیا ہے اسی سے متعلق فارسی کا شعر ہے جو غالباً کسی ذکری شاعر کا طبع زاد ہے

حلال اند حوران ہمیں بار نے
چہ مادر چہ خواہر چہ دختر چہ زنے

یہی وہ موانع ہیں جو ان کی کتابوں کو شائع ہونے سے روکتے ہیں مگر بلوچی روایات نے ان خیالات فاسدہ کو عملی شکل میں لانے کے بجائے روایات تک محدود کر رکھا ہے۔

ذکری مذہب کا عروج و زوال

ذکری مذہب کا ثبوت ہمیں سب سے پہلے بلیدی خاندان میں ملتا ہے ان کے سب سے پہلے ذکری حکمران ابو سعید بلیدی ہیں جن کا اقتدار ۱۰۴۵ھ مطابق ۱۶۳۵ء کے بعد ملتا ہے اس گمراہ کن مذہب کے عروج و زوال کی بھی عجیب داستان ہے جسے ہم طوالت کے خوف سے نظر انداز کر رہے ہیں۔

ذکری فرقہ کے بعض عقائد

ذکری فرقہ کا شروع سے یہ عقیدہ رہا ہے کہ ان کا مہدی ملا محمد اٹکی ہے مگر چونکہ وہ مجہول النسب اور مجہول الحال ہے اس لئے طبقہ ذکریہ کے عقائد سید عیسیٰ نوری کا نے سید شہاب الدین بدخشی کے اشارے پر اپنے آپ کو مہدویت سے ملا دیئے چنانچہ اس وقت ذکریوں کے دو گروہ ہیں قدیم خیال کا گروہ جو ملا محمد اٹکی کو اپنا مہدی مانتے ہیں اور دوسرا جدید خیال کا گروہ سید محمد جونپوری کو مہدی مانتے ہیں اور ہر ایک اپنے اپنے مہدی کا کلمہ پڑھتا ہے

عقائد

۱ محمد مہدی نبی آخر الزمان ہے اور عام عقیدے کے مطابق وہ نور ہے امر نہیں، اللہ کے پاس عرش پر بیٹھا ہوا ہے
(قلمی نسخہ شیخ محمد قصر قندی صفحہ ۱۲، سفرنامہ مہدی صفحہ ۲۳)

۲ خاتم النبیین، خاتم المرسلین اور تمام انبیاء کے سردار مہدی ہیں۔
(ثنائے مہدی صفحہ ۳ از نور نشان، ثنائے مہدی صفحہ ۱۰ از ملا ابراہیم ثنائے مہدی صفحہ ۱۰۔ از ملا عزت)

۳ محمد مہدی کو جھوٹا کہنے والا اور اس کی نبوت سے انکار کرنے والا کافر ہے۔
(قلمی نسخہ محمد قصر قندی صفحہ ۱۱، و صفحہ ۱۵)

۴ اللہ تعالیٰ نے مہدی کو نور سے پیدا کیا ہے خدا مہدی کا عاشق اور مہدی اس کا معشوق ہے۔
(قلمی نسخہ شیخ محمد صفحہ ۱۰، و صفحہ ۱۱، و مشتاقی سفرنامہ صفحہ ۸)

۵ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مہدی کی بشارت دی وہ آ چکا ہے اب قیامت تک کوئی مہدی آنے والا نہیں۔
(ابیات شیخ محمد صفحہ ۱۵)

۶ قرآن مجید دراصل محمد مہدی پر نازل ہوا ہے لہذا اس کی وہی تعبیر و تفسیر معتبر ہے جو محمد مہدی سے منقول ہے۔

یہ عام عقیدہ ہے مگر سفرنامہ مہدی اور قلمی نسخہ شیخ محمد قصر قندی سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ قرآن دراصل مہدی کی کتاب نہیں ہے مہدی کی اصل کتاب "برہان" ہے یا "برہان التاویل" ہے جو مہدی کے خاص اصحاب کے لئے ہے اور یہ لکھا ہے کہ قرآن چالیس پارے کا تھا دس جز مہدی نے منتخب کر لئے یا اہل باطن کے لئے ہیں موجودہ قرآن کے تیس پارے اہل ظاہر کے لئے چھوڑ دیئے اور تربت کران میں مہدی ملا محمد اٹکی پر جو کتاب نازل ہوئی ہے وہ یہی برہان ہے۔ (سفرنامہ مہدی صفحہ ۵)

ثنائے مہدی، قلمی نسخہ شیخ محمد قصر قندی میں ہے:

"موسیٰ گفت یارب بر مہدی چہ کتاب فرستادہ حق تعالیٰ گفت کہ برائے مہدی برہان بخشیدم" صفحہ ۱۰

ترجمہ۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا اے پروردگار مہدی پر آپ نے کونسی کتاب اتاری ہے، فرمایا مہدی کو میں نے برہان بخشا ہے۔

۷ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت منسوخ ہو چکی ہے، محمد مہدی کا ظہور ہو چکا ہے اب اسی کی شریعت رائج ہو گئی ہے
(قلمی نسخہ شیخ محمد صفحہ ۱۲)

۸۔ قرآن مجید میں جہاں "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" کا ذکر آیا ہے اس سے مراد محمد مہدی ہیں کیونکہ حضورؐ کا نام "احمد" ہے۔ محمد نہیں محمد تو مہدی کا نام ہے۔

(معراج نامہ نسخہ کالان بلا قید صفحہ)

۹۔ قرآن مجید میں ما کان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین سے مراد محمد مہدی ہیں

(معراج نامہ نسخہ کالان)

۱۰۔ ہر پیغمبر کے لئے ضروری ہے کہ مہدی پر ایمان لائے، اللہ تعالیٰ نے موسیٰ سے کہا کہ اگر تو مہدی پر ایمان نہ لائے تو تجھے دوزخ میں جلا دوں گا۔

(قلمی نسخہ تیجے محمد صفحہ ۹۹-۱۰۰)

۱۱۔ ذکری فرقہ کا کلمہ ہے:

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور محمد — مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین۔

(ذکر وحدت ص۳)

نیز یوں بھی ہے: لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور پاک نور محمد مہدی مراد اللہ۔

(ذکر وحدت ص۳)

بلوچستان گزیٹیر میں کلمہ اس طرح درج ہے

لا الہ الا اللہ محمد مہدی رسول اللہ۔

(بلوچستان گزیٹیر، آر ہیوز بلر ۱۹۰۶ء مکران ص۱۱۹)

۱۲۔ نماز منسوخ ہو چکی ہے اس کا قائم مقام ذکر ہے۔

(نسخہ کالان)

۱۳۔ رمضان کے روزے منسوخ ہو چکے ہیں اور اس کے قائم مقام ذی الحجہ کے ابتدائی دس دن کے روزے رکھنا ضروری ہے۔ ایام بیض اور ہر دوشنبہ کے روزے بھی ثواب ہیں۔

(میں ذکری کیوں ہوں صفحہ ۳۶، ۴۲)

۱۴۔ زکوٰۃ چالیسویں حصے کے بجائے دسواں حصہ مقرر ہے۔

(میں ذکری کیوں ہوں ص۶۱)

۱۵۔ حج بیت اللہ منسوخ ہے، اس کا قائم مقام "کوہ مراد" ہے جس کی وہ زیارت اور طواف کرتے ہیں۔

ذکری کتابوں میں عام طور پر حج کا ذکر نہیں بلکہ کوہ مراد کی زیارت اور تعریف کا ذکر ہے۔ وہ ہر سال ۲۷ رمضان المبارک کو اطراف و اکناف سے تربت میں آتے ہیں اور اپنی جبین نیاز کو کوہ مراد کے مختلف مقامات پر انتہائی عجز و عاجزی کے ساتھ رگڑتے ہیں اور کہتے ہیں:۔

داعی دار تجا اقامت خود
قدم در قیام و سر اندر سجود

(تمامی ابراہیم بچکوری)

البتہ قلمی نسخہ کالان اور رسالہ موج قدرتی میں اس کی تعریف کی گئی ہے مسلمان مورخین کے نزدیک یہ ان کا ایک قسم کا حج ہے کیونکہ پاکستان بننے کے بعد اب بھی ذکری لوگ اس کو حج ہی سمجھتے ہیں۔ اور آج تک کوئی ذکری حج کے لئے بیت اللہ شریف نہیں گیا۔ یہ اس کا بین ثبوت ہے کہ وہ حج بیت اللہ شریف کو تسلیم نہیں کرتے۔ نیز اس میں مقامات حج، عرفات، زمزم وغیرہ کی تعیین بھی اس کی دلیل ہے طواف وغیرہ بطور حج بیت اللہ کرتے ہیں جو اس کی دلیل ہے کہ وہ اس کو حج سمجھتے ہیں۔

۱۶۔ بوقت ذکر و اذکار یا سجدہ قبلہ رخ ہونے کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اب کعبۃ اللہ کی کوئی حیثیت نہیں قرآن پاک میں ہے:۔

فاینما تولوا فثم وجہ اللہ (نسخہ کالان)

۱۷۔ جماع کے بعد اور بحالت جنابت غسل ضروری نہیں البتہ مقام مخصوص کو صاف کرنا ضروری ہے۔

بدیاد و سجاد طبقے کے متعلق سنا ہے کہ وہ اگرچہ اس کے شرعی ثبوت کے قائل نہیں مگر نہاتے ضرور ہیں خدا توفیق ادب دے۔

اس کے علاوہ

ذکری حضرات کے کچھ اور عقائد بھی ہیں مثلاً گھر بیٹھے بیٹھے اللہ کے طرف سے جنت کی تقسیم کرتے ہیں محرم اور غیر محرم کی تمیز اڑا دینا بالخصوص اپنی مذہبی پیشواؤں سے پردہ نہ کرنا اور دیگر بعض ایسی فحش رسومات ہیں جن کا ذکر کرنا مناسب نہیں

ذکری اور نماز

ذکری حضرات نہ صرف خود نماز نہیں پڑھتے ہیں بلکہ نمازیوں پر تمسخر بھی کرتے ہیں عام ذکری تو لفظ "نمازی" کو بطور گالی استعمال کرتے ہیں اور ان کے خواص بھی اس سے باز نہیں آتے۔ چنانچہ مہدی نامہ نسخہ کالان کے اختتام پر یہ ایمان سوز مصرعہ درج ہے:۔

"تمت تمام شد روئے نمازی سیاہ شد"

مہدی نامہ کے اسی نسخہ میں نماز کے لئے یہ عبارت بھی درج ہے۔

"ہر کسے کہ نماز جمعہ و عید گزارد بر شریعت محمد مہدی خطا و بلاست"

ترجمہ: جو کوئی نماز جمعہ و نماز عید ادا کرے وہ محمد مہدی کی شریعت میں خطا وار اور برا ہے۔

اور آگے چل کر لکھتے ہیں:

"ہر کسے کہ نماز جمعہ و عید میگزارد کافر است ولاکن نماز پنجگانہ نا رواست خطا رست، نماز، نماز جمعہ پنجگانہ و نماز جمعہ و عید خلاف و ناصحیح است"

ترجمہ: جو کوئی نماز جمعہ و نماز عید ادا کرے وہ کافر ہے لیکن پانچ وقت کی نماز ناجائز ہے اور بری حرکت ہے پانچ وقت کی نماز اور نماز جمعہ و عید خلاف شرع اور غیر صحیح ہے

ان جملوں کا ایک ایک لفظ اس کا اقرار کر رہا ہے کہ ذکریوں کی شریعت مسلمانوں کی شریعت سے الگ ہے اور وہ شریعت اسلامیہ کی ایک ایک چیز کو کس طرح بری نگاہ سے دیکھتے ہیں بطور نمونہ نماز سے متعلق چند ان کے الفاظ ذکر کر دیئے گئے ہیں ورنہ تو:

ع یہاں پر عجائب نظارے بہت۔

ذکری حج کے مقدس مقامات

یہ انتہائی ناانصافی ہوگی کہ سب چیزوں کا ذکر کریں ان کے مقدس مقامات کا تعارف نہ کرائیں تو لیجئے یہ تفصیلات بھی پیش خدمت ہیں:

کوہ مراد یہ ایک پہاڑی ہے جو تربت (مکران) کے جنوب میں ایک میل کے فاصلے پر ہے یہ ایک چل بھینی اور بے رونق پندرہ بیس فٹ لمبی پہاڑی ہے جس کے ارد گرد بولتے ہوئے یہ لب سڑک واقع ہے از روئے ذکری اعتقادات یہاں پر مہدی نے قیام کیا ہے اور یہ مہدی کے انوار و تجلیات کا مرکز ہے اسی بنا پر اس کو خانہ کعبہ بیت اللہ شریف کا قائم مقام تصور کرتے ہیں دراصل یہ پہاڑی ذکری عقیدہ کے مطابق "مقام محمود" ہے اسی بنا پر وہ اس کی زیارت اور طواف کرتے ہیں قدیم ایام میں دس ذی الحجہ کو "گل ڈن" میں عرفات مناتے تھے اور ایک جگہ کو "منیٰ" تصور کرتے ہوئے بے دریغ قربانی کرتے تھے قیام پاکستان تک یہی کیفیت رہی البتہ قیام پاکستان کے بعد ۲۷

رمضان المبارک کی زیارت شامل ہو گئی اور کوہِ مراد زیارت مشہور ہونے لگا شاید غیر مسلم قرار پانے سے بچنے کا حیلہ تلاش کرنا تھا۔

کوہِ مراد میں حج کی ادائیگی کا طریقہ

سب سے پہلے پہاڑی کے دامن میں قطار باندھ کر کھڑے ہوتے ہیں پھر پیشواؤں کی سرکردگی میں طواف شروع ہو جاتا ہے طواف کے تین چکر ہوتے ہیں اور ان الفاظ سے طواف شروع ہو جاتا ہے۔

صدق بنداں اردگرداں پیرا

یعنی میں اس بزرگ پیر کا (جو اس پہاڑ میں ہے) اچھے دل سے طواف کرتا ہوں۔

اے نیت کا نام ورد یا طیبہ کہہ کر بہر حال یہیں سے طواف شروع ہو جاتا ہے اور شیطانی بندہ شیطانی اکٹھے گرد لوٹ ہو جاتا ہے۔ عورت اور مرد مجموعی طور پر تین طواف سے فارغ ہو جاتے ہیں اور اجتماعی طور پر لا الٰہ الا اللہ کا ذکر کرتے ہیں اس طریقے پر کہ ایک طرف کے افراد جب ذکر کرتے ہیں تو دوسری طرف کے خاموشی سے سنتے جاتے ہیں اس طرح یکے بعد دیگرے ذکر ہوتا ہے اور پھر سجدے میں گرتے ہیں جو قریب قریب پندرہ منٹ کا ہوتا ہے سجدے سے سر اٹھا کر سب بیٹھ جاتے ہیں۔

یہ یاد رہے کہ ان کے سجدے میں قبلہ رخ ہونے کی قید نہیں، اب سلام پھیرنے کا عجیب طریقہ ہے پہلے ایک آدمی بائیں الفاظ سلام پھیرتا ہے "السلام علیکم" اس کے بعد اس کے دائیں جانب بیٹھا ہوا جواباً "وعلیکم السلام" کہتا ہے اس طرح یہ سلسلہ قطار کے آخر تک پہنچتا ہے۔

منیٰ دوسری ذی الحج کو اس مقام پر آکر کثرت سے قربانی کرتے ہیں کہ بقول ان کے "منیٰ" کا پورا پورا حق ادا ہو جاتا ہے۔

حرم کوہِ مراد کے محیط ایک طرح فصیل ہے اسے حدود حرم کہتے ہیں جو یہاں جوتے پہن کر جانے کو بے ادبی تصور کرتے ہیں

مسجد طوبیٰ آج کل اس حرم سے متصل ایک ذکر خانہ ہے جس کا نام انہوں نے "مسجد طوبیٰ" رکھا ہے بقول شخصے چوری کا حق ادا کر دیا ہے۔

خلاصہ یہ کہ ایک ایک مقام کا نام مسلمانوں کے مقامات مقدسہ کے نام پر تجویز کیا ہے۔

مقامِ محمود کوہِ مراد کو ہی یہ لوگ مقامِ محمود کہتے ہیں۔ ان کی کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ بوقت طواف یہ دعا پڑھتے ہیں۔

بسم اللہ نور محمد مہدی بسم اللہ حق جہانی قطب ربانی السلام نور اولین و آخرین السلام محبوب سبحانی کوہ مبارک حقانی آستانہ جگمہ آسمان گردان یا قطب ربانی از طفیل مہدی علیہ السلام ھادی امتاں رحمانی دانش جان آمین برحمتک یا ارحم الراحمین

(قلمی نسخہ ملا کمالان و ملا خان محمد)

مہر کوہِ مراد کی چوٹی کے مغربی کنارے پر ایک گڑھا ہے اس کو "مہر" کہتے ہیں۔ اس کے مغربی جانب ایک بڑا پتھر ہے جس پر کلمہ خبارت اور کلمہ فرقہ ذکریہ یعنی لا الہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ لکھا ہے۔ اس کا طواف کرتے ہیں اس پر موسم حج میں ایک ذکر اور سجدہ بھی کرتے ہیں جن کا ذکر حج کی ادائیگی کے بیان میں ہو چکا ہے

آبِ کوثر مہر کے مغربی جانب جو لکھا ہوا پتھر ہے اس سے متصل ایک چھوٹا سا گڑھا ہے، جس میں بارش کا پانی جمع رہتا ہے پاس ہی ایک سیپی رکھی ہے جسے "طرپا" ذکری "ٹپ" کہتے ہیں۔ ہر حاجی ایک ایک گھونٹ پانی پی سکتا ہے ان کے خیال میں یہ گڑھا دیسی "آبِ کوثر" کا پیمانہ ہے۔

شجرِ طوبیٰ کوہِ مراد کے شمالی جانب ایک درخت ہے جسے بلوچی میں "ہنگر" کہتے ہیں یہ املی کی طرح کا درخت ہے۔ جو قد میں عموماً اس سے چھوٹا ہوتا ہے اس کے سفید رنگ کے پھل ہوتے ہیں یہ میٹھے ہوتے ہیں اور کھائے جاتے ہیں اسے شجرِ طوبیٰ کہتے ہیں۔ واضح ہو کہ یہ خود رو درخت علاقے میں کافی مقدار میں پایا جاتا ہے۔ اکثر پہاڑی علاقوں میں ہوتا ہے مئی جون کے مہینوں میں اس کے پھل لگتے ہیں۔

متبرک پانی کوہِ مراد کے جنوب مغرب میں ایک گڑھا ہے جس میں پانی بھرا رہتا ہے جس کا نام "گجے آپ" ہے یعنی جہاں کا پانی۔ اس پانی کو متبرک سمجھ کر پیا جاتا ہے۔ یہ آبِ زمزم کے علاوہ ہے۔

پل صراط ایک چٹان پر باؤنڈری بنی ہوئی ہے مشہور یہ ہے کہ جو شخص اس چٹان پر چڑھ کر اس باؤنڈری تک پہنچے تو اس نے پل صراط عبور کر لی۔

گل ڈن (عرفات) یہ ایک میدان ہے جو تربت کے جنوب میں ہے قدیم ایام میں 9 ذی الحج کو اس میں عرفات مناتے تھے یہ میدان قائم مقام عرفات ہے اس میں ایک مجلس ذکر ہے جو بلا قید وقت منعقد کی جاتی ہے۔

کوہِ امام (غار حرا) یہ کوہِ مراد کے مغربی جانب ایک پہاڑی ہے جو چار دیواری کے اندر ہے اس میں ایک غار ہے ان کے زعم میں ان کے مہدی نے اس میں چلہ نکالا ہے اسے غار حرا کا مثیل مانتے ہیں موسم حج میں اس پر ایک مجلس ذکر کرتے ہیں اس پہاڑ کو دیکھ کر یہ دعا پڑھتے ہیں:

السلام علیکم مکلام نور — ہادی و مہدی مارا بزور
مارا از خود مکن دور — آشکانہ چاف دستور
برحمتک یا ارحم الراحمین

چونکہ ذکری تحریرات انتہائی ناقص ہیں اس لئے مذکورہ الفاظ کی بطور مثال وضاحت کر دی جاتی ہے

"مکلام" یہ دراصل مقام ہے۔ "آشکانہ" یہ دراصل یہ عاشقانہ راز ہے۔ اور جہاں تک "معنی" کا تعلق ہے ان کا صیغۂ راز میں رہنا ہی زیادہ مناسب ہے۔

اس مقام پر ذکری حاجی اپنے بڑوں کو بھی سلام پہنچاتے ہیں مثلاً السلام علیکم حاجی گلا زری رفازی، و بی بی خسرا السلام علیکم شیخ کاسم (قاسم) و بی بی روز خاتون "السلام علیکم شیخ عبدالکریم و بی بی ملک خاتون وغیرہ (نسخۂ کمالان)

شیریں و دُرکرم شیریں و دُرکرم وہ ندی ہے جو کوہِ مراد اور تربت سے مشرق جانب شمالاً جنوباً بہتی ہوئی کیچ کور سے ملتی ہے اور ذکری معتقدات میں اس کی بڑی اہمیت ہے بلکہ ذکریوں کی مجالس ذکر اور چوگان کی راتوں میں جو صفت (الیتی) گانے کے بول بولے جاتے ہیں ان میں شیریں و دُرکرم کا نام بھی آیا کرتا ہے۔

آبِ زمزم تربت کی ایک کاریز ہے جو بازار کے اندر شرقاً غرباً جاتی ہے جسے کاریز زقی کہا جاتا ہے جو خسروی کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔

اس کے پانی کو زمزم کا پانی تصور کیا جاتا ہے اور اس کے پانی کو بطور تبرک شیشوں میں بھر کر لے جایا جاتا تھا اور اب یہ

کاریز خشک ہو گئی ہے اور ایک قطرہ پانی کو ترستی ہے جس کا خیطان کو یقیناً تعلق ہوگا۔ یہ خشک کاریز چونکہ تربت کے بازار کے اندر سے گذرتی ہے اب یہ ازراہ تبدادتا انتہا نا قدر شناسوں کے بیت الخلاء کے طور پر استعمال کیا جا رہا ہے

از قرار تصنیفہ ذکریوں نے ایک چشمہ کو اس کا قائم مقام بنالیا ہے ویسے بھی ضرورت ایجاد کی ماں ہے وہ سب کچھ کرا دیتی ہے

چاہ قیامت یعنی قیامت کی نشانی کا کنواں

ملائے کوہ یہ کوہ مراد کے درمیان ایک کنواں ہے جس کے متعلق ذکری اعتقادات میں مشہور ہے کہ جب یہ کنواں پانی سے بھر جائے گا تو قیامت آ جائے گی اس وقت یہ کنواں خشک ہے۔ فانتظر الساعۃ۔

برکھور کہور ایک جنگلی درخت ہے جسے پنجابی میں "جنڈ" اور سندھی میں "کنڈیری" اور بلوچی میں "کہور" کہتے ہیں بر خشکی کو کہتے ہیں جنگل بھی مراد ہو سکتی ہے اب اس کا نام "برکہور" مشہور کر دیا گیا ہے یہ درخت تربت بازار سے مغربی جانب ایک قبرستان سے ملا ہوا ہے علاقہ کے نخلستان کے دامن میں واقع ہے۔

برہان نازل ہوتی ہے

کہا جاتا ہے کہ ملا محمد اٹکی نے ایک کتاب بنام "برہان" لکھ کر اس درخت کے شگاف (کوک) میں رکھ دی اور کچھ عرصہ کے بعد اعلان کیا کہ مجھ پر اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب نازل کی ہے جو فلاں کہور کے شگاف میں ہے پھر چند مریدین کو لے کر اس درخت کے شگاف میں سے وہ کتاب نکال لی اسی لئے یہ درخت مہبط الہام قرار پایا۔

دو عجیب و غریب معجزے

اسے مریدین کے اعتقاد میں اضافہ ہوا، معجزہ طلب کیا۔ تو ملا محمد اٹکی نے اس کا پہلے سے انتظام کر رکھا تھا۔ شیر محمد کرم کے نام سے جس ندی کا ذکر ہم پہلے کر چکے ہیں۔ اس میں ایک مشکیزہ دودھ اور ایک مشکیزہ پانی سے بھر کر مختلف جگہوں پر قریب قریب دفن کر دیئے تھے مریدین کو لے کر شیر دو کرم "معجزہ" دکھانے کے لئے چلے گئے جو مہبط الہام سے مشرق کو ہے۔ سب سے پہلے پانی کے مشکیزے کی جگہ پر نیزہ مارا تو وہاں سے شفاف پانی نکلنے لگا۔ لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے۔ جب مشکیزہ کا پانی ختم ہونے کے قریب ہوا تو یہ کہہ کر دوبارہ نیزہ مار دیا کہ "اب بند ہو جاؤ ورنہ سارا علاقہ زیر آب ہو جاتا ہے" پانی ختم ہی تھا بند ہو گیا اس کے بعد دوسرا کرتب یہ دکھایا کہ دودھ کے مشکیزہ کی جگہ پر نیزہ مار کر دکھایا تو اس میں سے واقعی دودھ بہنے لگا مریدین نے بچشم خود نظارہ کیا سادہ مریدین جو پہلے ہی لٹو ہو چکے تھے کو اب یقین نہ آتا تو کب آتا۔ لگے پیر صاحب کے پیروں کو بوسہ دینے۔ جب مشکیزہ کا دودھ ختم ہونے لگا تو یہاں بھی پیشگی یہ کہہ کر نیزہ مار دیا۔ بند ہو جا اب کیا بہتا ہے سب نے نظارہ کر لیا تو نعمت خداوندی ہے تیری ناشکری ہو جائے گی۔

دودھ تو پہلے ہی مشکیزہ میں ختم ہو چکا تھا بند ہو گیا

اس کے بعد ملا محمد اٹکی چند ہی روز بعد غائب ہو جاتے ہیں کہ کہیں پول نہ کھل جائے۔

اور کوہ مراد کے قریب ان کی پگڑی کا سرا ظاہر اور بقیہ حصہ زیر زمین دبا ہوا نظر آتا ہے اور یہیں سے یہ عقیدہ مشہور ہو جاتا ہے کہ زمین میں غوطہ مار کر آسمانوں کی طرف چلے گئے اور اب عرش معلیٰ پر رب کے شانہ بشانہ بیٹھا ہوا ہے حتی کہ ذکری کتابوں میں بھی یہ جملہ بطور یادگار درج کیا جاتا رہا ہے کہ

"لنڈری بود یعالم بالا رفت"

اسی جملہ پر ہم پہلے بھی کہہ چکے ہیں کہ جو اپنی پگڑی کی حفاظت نہ کر سکا وہ قوم کی کیا حفاظت کرے گا؟

شعر: ہم تو ڈوبے ہیں صنم تم کو بھی لے ڈوبیں گے

ملائے کوہ یہ تربت سے جنوب کی جانب کوہ مراد سے متصل ہے یہ ذکری فرقہ کے نزدیک بڑی بابرکت پہاڑی ہے ایک اور "ملائے کوہ" "نوذر" میں ہے مگر وہ ذکریوں کا نہیں بلکہ اس کی وجہ تسمیہ کچھ اور ہے۔

ذکری اصطلاحات کی تشریح

ذیل میں ہم بعض ذکری اصطلاحات کی تشریح کرتے ہیں

ملائی ذکریوں کے مذہبی پیشواؤں کو ملائی کہتے ہیں یہ ایک مخصوص مذہبی طبقہ ہے جو عام ذکریوں سے رہنمائی کرتا ہے یہ طبقہ سحر، جادو اور تعویذ گنڈے کا بہت ماہر ہوتا ہے، یہ جس طرح چاہتا ہے لوگوں سے کام لیتا ہے ذکر اذکار اور دیگر عبادات میں بھی امامت اور سربراہی کے فرائض انجام دیتا ہے۔ عشر اور زکوٰۃ بھی یہی وصول کرتا ہے۔ جہلا کے نزدیک جنت کی زمین کی تقسیم کرنے کا اختیار بھی ان کو حاصل ہے ذکری معتقدات میں ان کو ناراض کرنے سے مہدی ناراض ہو جاتا ہے اسی بنا پر وہ اپنے ملائیوں کی ہر جائز و ناجائز خواہش پوری کرنے کے لئے تیار ہو جاتے ہیں ملائیوں نے سحر و جادو کے ذریعہ عام ذکریوں کو مرعوب کر رکھا ہے اس لئے یہ ان کو بڑی طاقت اور اختیار کا مالک سمجھتے ہیں

ذکر خانہ یہ ان کی عبادت گاہ ہے جسے ذکرانہ کہتے ہیں یہ بغیر محراب کے ہوتا ہے، چوکور ہے آنکھ کو دیکھ کر مسجد کا دھوکہ ہوتا ہے۔

قبلہ ان کے نزدیک قبلہ کی کوئی حیثیت نہیں اس لئے وہ اپنے ذکر اذکار اور سجدہ وغیرہ کے لئے کسی مخصوص جہت رخ کرنا ضروری نہیں سمجھتے۔

وضو شرعی وضو کے قائل نہیں صرف ہاتھ منہ اور پیر دھوتے ہیں

نماز ان کے نزدیک نماز منسوخ ہو چکی ہے اس کا پڑھنے والا کافر ہے۔

نماز جنازہ میت کو غسل دینے اور کفنانے کے بعد ذکر خانہ لے جاتے ہیں وہاں پندرہ بیس مرد یا جتنے موجود ہوں ذکر خانہ کے اندر جا کر دو زانو دس پندرہ منٹ بیٹھ کر ذکر کرتے ہیں اور پھر باہر نکل کر میت کو قبرستان لے جا کر سپرد خاک کرتے ہیں نماز جنازہ نہیں پڑھا جاتا۔

ذکر و سجدہ ذکری چونکہ لا تقربوا الصلوٰۃ کی آیت کا معنی نماز کو منسوخ کرتے ہیں اس لئے نماز کے بدلے ذکر و سجدہ نے لے لیا ہے ذکر و سجدہ کا ایک وقت صبح صادق سے ذرا پہلے کا ہے یہ اجتماعی ہوتا ہے اور ذکری اصطلاح میں اسے "جماعت" کہتے ہیں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ مرد و عورت اکٹھے ہوتے ہیں اور شہری زندگی میں الگ الگ اس میں بلند الفاظ سے چند کلمات اور کچھ قرآنی دعائیں پڑھتے ہیں، ذکر ہم شش تسبیح اور دو لفظوں تسبیح کا ہوتا ہے گول دائرے میں بیٹھ کر ہر تسبیح کے بعد یہ کلمہ پڑھتے ہیں:۔

لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نور محمد مہدی رسول اللہ صادق الوعد الامین۔

تسبیحات مکمل کرنے کے بعد اللہ اکبر کہہ کر سجدہ میں گر جاتے ہیں یہ طویل سجدہ دس پندرہ منٹ کا ہوتا ہے اس میں مختلف اوراد پڑھتے ہیں اس کا نام "ذکر گورام" ہے ایسے ہی سورج غروب ہوتے وقت چہار تسبیح پڑھ کر سجدہ کرتے ہیں یہ الفاظ کا

سجدہ ہوتا ہے۔ اسے ذکر روبرو زرد کہتے ہیں یہیں سے ذکریوں کی "آتش پرستوں" کے ساتھ تشبیہ بھی معلوم ہوتا ہے اس کے بعد ایک ذکر بوقت عشاء کرتے ہیں جسے "سر سینے ذکر" کہا جاتا ہے یاد رہے کہ چونکہ ذکریوں کے نزدیک فاینما تولوا فثم وجہ اللہ سے تخصیص قبلہ منسوخ ہو چکی ہے اس لئے وہ اپنے ذکر و سجدہ کے لئے کسی جہت کے پابند نہیں۔

چوگان یہ ایک سماجی رقص ہے جسے مذہبی رنگ دیا گیا ہے اسے "کشتی" کہتے ہیں۔ ذکریوں کے نزدیک یہ نفل عبادت ہے یہ رقص چاندنی راتوں اور مقدس راتوں کو بالعموم کھلے میدانوں میں ہوتا ہے جوان، بچے، بڑے، مرد و عورت اس میں شوق سے حصہ لیتے ہیں چوگان میں شریک مرد و عورت دائرے میں کھڑے ہوتے ہیں۔ وسط میں ایک خوش گلو عورت جو چوگان کے قدموں اور حرکتوں سے کما حقہ واقف ہوتی ہے کھڑی ہو کر صفت مہدی اور حمد کے اشعار پڑھتی ہے دائرے میں شریک تمام مرد و عورت جنہیں جوابی کہا جاتا ہے شاعرہ کے منہ سے نکلے ہوئے الفاظ پر رقص میں آجاتے ہیں اور شعر کا آخری مصرعہ یک زبان بطور ادا میں ذیل دہراتے ہیں سال میں سب سے بڑا چوگان، رمضان اور دس ذی الحجہ کو ہوتا ہے۔

چوگان کے بول اس طرح کے ہوتے ہیں دو چابی، سہ چابی اور چہار چابی۔ مثلاً ہادیا، مہدیا، نازنین مہدیا۔ اللہ یک ہے مہدی برحق ہے یاراں مہدیا بلوٹیت سے مہدی منی دے مراد وغیرہ وغیرہ۔

روزہ رمضان کے روزوں کے قائل نہیں ذی الحجہ کی پہلی تہائی میں روزے رکھنا ضروری سمجھتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچھ اور نفلی روزے رکھتے ہیں۔ مثلاً ایام بیض اور چہار شنبہ یہ روزے عوام اگرچہ نہیں رکھتے مگر سنا ہے کہ خواص یہ روزے رکھتے ہیں۔

ختم نبوت کا ذکری عقیدہ

ختم نبوت کے بارے میں ان کا عقیدہ کچھ ڈھکا چھپا نہیں کیونکہ جب سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یہ کسی مدعی نئے پیغمبر پر ایمان رکھتے ہیں اور اس کا کلمہ پڑھتے ہیں اگرچہ اس کو مہدی مانتے ہیں ... مگر یہ صاحب عقل یہ کہتا ہے کہ بشرط آمد مہدی موعود کا کلمہ تمام مسلمانوں کے کلمہ سے مختلف نہیں ہوتا اور وہ سابقہ شریعت پر عامل ہوتا تاکہ اس کا ناسخ تاہم ذکری تشریحات کی رو سے ہم اس عقیدے کی وضاحت کر دیتے ہیں بقول خود یہ ختم نبوت کے قائل ہیں، یہ خاتم الانبیاء کون ہے؟ یہ فیصلہ ان کے پیغمبر نے اس طرح دیا ہے کہ وہ خود سید الاولین و الآخرین ہے؟۔

یہ سید الاولین والآخرین ــــ یا نور اولین و آخرین کون ہے؟ اس کی تفصیل ذکریوں کی اپنی کتاب "حقیقت نور پاک" (سفرنامہ مہدی) اور شیخ عزیز لاری مترجم "ملا مراد عمرانی اور معراج نامہ" قلمی نسخہ کے مطابق یہ ہے:۔

۱۔ قال المہدی علیہ الصلوٰۃ والسلام کہ ساری کائنات کو اللہ تعالیٰ نے میرے نور سے پیدا کیا ہے میرے نور کا عکس جن مقامات پر پڑا وہ دنیا میں مقدس مقامات ٹھہرے۔

(سفرنامہ مہدی ص۲)

آگے کہتے ہیں:۔

۲۔ میرے نور کی عکس جن اشخاص پر پڑا وہ صاحب کمال ہو گئے پہلے چھ مرسلین جن میں اول آدم اور آخر احمد ہے۔

(سفرنامہ مہدی ص۲)

مزید لکھتے ہیں:۔

۳۔ تمام انبیاء کرام جو اس دنیا میں آئے سب میرے نور کے عکس سے مستفیض ہوئے چار دوسرے حضرات جن کو دنیا میں بڑی سلطنتیں نصیب ہوئیں ان میں سے دو مسلمان اور دو کافر تھے۔ مسلمان شہنشاہ حضرت سلیمان اور ذوالقرنین ہیں۔ اور دو کافر نمرود اور بخت نصر ہیں (سفرنامہ مہدی ص۲)

آگے رقم طراز ہیں:۔

۴۔ پھر میں راہ حق کی درگاہ مقدس میں مہمان ہوا اور اپنے پس خوردہ چند مہمان کو دیئے جو میرے دین کے معاون ہوئے۔ (سفرنامہ مہدی ص۳)

۵۔ جب فرشتوں نے میرے نور کا جلوہ دیکھا تو بے ہوش ہو گئے اور ستر ہزار برس تک بے ہوش پڑے رہے اور جب ہوش میں آئے تو اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ یہ کس کا نور ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ نور حضرت محمد مہدی ہیں۔

(سفرنامہ مہدی ص۲)

آگے مہدی کو خدا کا جزو العیاذ باللہ ثابت کرتے ہوئے مہدی کے یہ الفاظ نقل کرتے ہیں کہ:۔

۶۔ فرشتوں نے عرض کیا یا رب فرق بینک و بین محمد المہدی قال ہو منی وانا منہ (یعنی یا رب تیرے اور مہدی کے درمیان کیا فرق ہے فرمایا میں اس کا اور وہ مجھ سے ہے)

۷۔ ہو منی وانا منہ کا اصل ترجمہ یوں ہے:۔

"وہ مجھ سے اور میں اس سے ہوں" یعنی مہدی اور خدا میں کچھ فرق ہو تو بتاؤ۔ مہدی تو خدا ہی ہے، اس کو خدا سے الگ کر کے کیسے بتایا جائے یہ اسماعیلیوں کے میل سے حاصل کردہ وحدۃ الوجود کے عقیدے کے تحت کہا ہے:۔

۸۔ مزید رقم طراز ہیں:۔

میں ساتویں آسمان پر گیا وہاں ایک پرندہ کو پایا جس کے جسم پر یہ کلمہ یعنی لا الٰہ الا اللہ نور محمد مہدی رسول اللہ۔ لکھا تھا۔ (سفرنامہ مہدی ص۵)

آگے ارشاد ہے:۔

۹۔ جو شخص حضرت نور جہاں داعی پاک محمد مہدی کے دین کو درست رکھے وہ دونوں جہاں میں سرخرو و سرفراز ہو گا۔ مرشد خلق، باری برحق جن و انس و نباتات و جمادات و حیوانات ہیں حق تعالیٰ کلام قدسی میں اس کی شان میں فرماتے ہیں: لولاک لما خلقت الافلاک ولما خلقت الدنیا وما فیہا۔

(سفرنامہ مہدی ص۶)

آگے معراج نامہ قلمی نسخہ میں ایک طویل اور بے بنیاد قصہ نقل کیا ہے جس کے اقتباسات ہدیۂ ناظرین ہیں:۔

"روزی در خاطر او یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم گذشت کہ نور اولین و آخرین و رسول رب العالمین منم و بعد از من دیگر پیغمبری در دنیا پیدا نخواہد بود و چوں شب ہشتم یوم آدینہ کہ از مسجد مجرو بیرون آمدہ و در آں مسجد الحرام رفت و در طاعت باری تعالیٰ شروع، جبرئیل گفت یا محمد فرمان الٰہی است کہ تا بسوی سماوات خواہم برد تا بہ عرش اللہ عظیم از سبب آنکہ آں روز یاران خود درمیان یک سخنے بزرگ بیان کردہ بودی و خود را نور اول و آخر خواندی باز بیرون بیائید بہ درگاہ من و آں نور برگزیدہ را کہ دولت درگاہ من است ملاحظہ نمائید و خود را بلا زنید بارِ دیگر نور اول و آخر نخوانید و بدانید کہ نور اول و آخرین محبوب رب العالمین محمد مہدی آخر زمان است و چوں وقت کہ برابر

دیدار آن نور ملاقات یا شید چندی اسرار الٰہی بیانی و تحقیق بدانداز
خزانہائی دریا علم خدا باری تعالیٰ ہم چون غواص بیرون کشید و
باز نور مہدی با من گفت یا نبی احمد یا محمد من ناظر تم زنہار
نبی آتوئی و پس نور مہدی گفت یا نبی احمد اللہ خدا تعالیٰ با تو فرمود
عراق از پیشانی من چکانیدہ و نور جمال از درون پاک تو آفریدہ
کردن درچون رسول اللہ گفت یا نور محمد مہدی مرا از نام شریعت
از بزرگی خود یک عطا بدہ تا ہر دو جہاں با مشرف باشم۔

(معراج نامہ مخلص از دس صفحات)

اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کے درمیان فرمایا تھا نور اولیں و آخرین میں ہوں اور میں خاتم الانبیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہ آئے گا اس دعویٰ کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قدرے فکر مند ہوئے کہ میں نے کیا غلط دعویٰ کیا۔ (نعوذ باللہ) سمجھانے کی غرض سے آپ کو معراج پر بلایا گیا وہاں پہنچے تو نور مہدی محمد اٹکی سے ملاقات ہوگئی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو غلط دعویٰ تم نے کیا ہے اس کی حقیقت نور پاک محمد اٹکی سے دریافت کرو؟ نور پاک محمد اٹکی نے پوچھا کیا خیال ہے؟ نور اولین و آخرین اور خاتم النبیین تو ہے کہ میں ہوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نور پاک محمد مہدی اور نور اولین و آخرین اور خاتم النبیین تم ہو میں احمد ہوں۔ اس سے نور پاک نے خوش ہو کر کہا جاؤ میں نے محمد نام تمہیں دیا ہے پہلے تو احمد تھا اب محمد ہے اور یہ نام تیری زندگی تک چلے گا۔

ختم نبوت کے بارے میں ذکری لوگ عام طور پر کہا کرتے ہیں کہ ہم ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں۔

مذکورہ بالا عبارات کو پڑھنے کے بعد یہ حقیقت روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ ذکری لوگ خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کے قطعی طور پر قائل نہیں ہیں بلکہ وہ مقام ختم نبوت پر ڈاکہ ڈال کر اس کو اپنے جھوٹے مدعی نبوت اور فرضی مہدی کے لئے ثابت کرنے کے لئے ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

ذکری، پاکستان قومی اسمبلی کے فیصلہ کی زد میں

حکومت پاکستان کی نیشنل اسمبلی نے جو فیصلہ قادیانیوں کے بارے میں دے دیا ہے ذکری بھی بلحاظ اس کی زد میں آگئے ہیں خلاف قانون پاکستان میں ہے:۔

آرٹیکل ۲۶۰ جو شخص خاتم الانبیاء حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت پر کامل ایمان نہیں لاتا یا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی بھی انداز میں نبی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے یا کسی ایسے مدعی نبوت یا مذہبی مصلح پر ایمان رکھتا ہے وہ از روئے آئین و قانون مسلمان نہیں ہے۔

تشریح: ذکری چونکہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی نہیں مانتے، محمد اٹکی کو آخری رسول اور مہدی تصور کرتے ہیں۔ اس کا کلمہ پڑھتے ہیں جو مسلمانوں کے کلمہ کے علاوہ ہے ارکان اسلام و عبادات اسلامی نماز، روزہ، زکوٰۃ حج اور قبلہ وغیرہ کے یکسر منکر ہیں لہٰذا دستور پاکستان کی رو سے وہ غیر مسلم ہیں۔

ذکری بلوچستان کی شرعی عدالتوں کی زد میں

صوبہ بلوچستان کی شرعی عدالتوں میں بھی اب تک ذکریوں کو غیر مسلم قرار دیا جاتا رہا ہے۔ چنانچہ وہ علماء اور ذکریوں کے درمیان نکاح کو جائز قرار نہیں دیتے۔ حتیٰ کہ ان کو مسلمانوں کے طریقے پر قسم صرف اللہ تعالیٰ کی بھی نہیں دیتے ہیں کیونکہ ان کے نزدیک اس کی کوئی حیثیت نہیں ہے چنانچہ انہیں کوہ مراد اور تاگپ کا واسطہ دے کر قسم دیتے ہیں تو وہ یہ قسم کھانے سے ہچکچاتے ہیں۔

ذیل میں ہم صرف ایک فیصلہ کا حوالہ دیتے ہیں۔

مقدمہ کا فیصلہ آٹھ صفحات پر مشتمل ہے ہم یہاں پر صرف حکم درج کر رہے ہیں:۔

نقل فیصلہ عدالت تحصیلی کورٹ نج کولواہ اواران

مقدمہ: فیض محمد ولد دلمراد، حبیب ولد شہداد سکنہ باپچ۔

بنام: بدل ولد باران، موسیٰ ولد رحمت
مسماۃ امینہ بنت موسیٰ، سکنہ باپچ

دعویٰ: تنسیخ نکاح ۲۰ جنوری ۱۹۶۹ء

حکم: چونکہ مدعا علیہ پہلے ذکری مذہب کا پیرو تھا اور مسلمان ظاہر کر کے ایک مسلمان لڑکی سے شادی کی اور اب مرتد ہو کر پھر ذکری ہو گیا ہے یہ مذہب قادیانیوں کی طرح نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی تسلیم نہیں کرتے یہ مذہب جو محدود تعداد میں صرف بلوچستان میں پایا جاتا ہے۔ یہ لوگ پانچ وقتہ نماز کے منکر ہیں اور کعبۃ اللہ کے منکر ہیں۔ یہ لوگ تربت ضلع مکران کے ایک پہاڑی کوہ مراد میں ہر سال حج کرتے ہیں اور رمضان شریف کے تیس روزوں کے منکر ہیں۔ یہ لوگ نعوذ باللہ نقل کفر کفر نباشد یوں کلمہ پڑھتے ہیں: لا الٰہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ

یہ "محمد" سے جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مراد نہیں بلکہ ایک اور محمد ہے جس کو محمد اٹکی کہتے ہیں یہ اٹک پنجاب میں ایک جگہ کا نام ہے یہ شخص وہاں کا باشندہ تھا اور مکران ضلع میں آکر اس مذہب کی بنیاد ڈالی یہ لوگ صرف رات کے آخری حصہ میں ذکر کرتے ہیں اس لئے یہاں مسلمان انہیں ذکری کہتے ہیں اور یہ لوگ اپنے آپ کو بھی "ذکری" کہتے ہیں۔

چونکہ مدعا علیہ نے دھوکہ اور فریب سے کام لیا ہے اور ایک مسلمان شخص کو دھوکہ دے کر اس کی بیٹی سے نکاح کیا اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا لہٰذا اصل میں وہ ذکری تھا اس نے صرف شادی کی خاطر اس طرح کیا۔ لڑکی کو بھی دھوکہ دیا اور اپنا ہم مذہب بنایا۔

لہٰذا مندرجہ حوالہ جو فتویٰ اور فقہاء کی تصریحات کے بموجب یہ نکاح ہی نہیں ہوا۔ اور مدعیان کا اعتراض حق ہے پس میں حکم کرتا ہوں کہ یہ نکاح فسخ ہو کر مدعا علیہا امینہ بدل مدعا علیہ کی زوجیت سے خلاص ہے۔ اور وہ مسماۃ امینہ سے علیحدہ ہو۔ مثل بعد از تکمیل داخل دفتر ہوئے۔ فریقین موجود میں حکم سنایا۔

دستخط قاضی برکت اللہ ۲۰-۱-۶۹
قاضی کولواہ (تحصیلی کورٹ)
نج کولواہ، آواران، مکران

مہر: عدالت تحصیلی کورٹ نج کولواہ

ڈپٹی کمشنر لسبیلہ کا رجسٹریشن آفیسروں کو حکم

ڈپٹی کمشنر لسبیلہ نے ایک حکم اس سلسلے میں جاری کیا ہے جس کی اخباری رپورٹ ذیل میں ہے:۔

لسبیلہ ۹ اپریل (نمائندہ امن) ڈپٹی کمشنر لسبیلہ نے تحصیل رجسٹریشن آفیسروں کو ہدایت کی ہے کہ وہ ذکری قبیلہ کے افراد کو شناختی کارڈ جاری کرتے وقت ان کو غیر مسلم تحریر کریں تاکہ ان کو مسلم سمجھنے سے عوام میں ہیجان نہ پھیلے یار

باقی صفحہ ۲۷ پر

بقیہ : آپ کے مسائل

فطرہ کی مقدار غلہ یا اس کی قیمت دے دیں اور اگر اتنی استطاعت نہیں تو تین دن کے روزے رکھ لیں۔

آنکھوں کی پیوند کاری

عبداللطیف ـــــ کراچی

س: سری لنکا سے حکومت پاکستان کو آنکھیں ملتی ہیں وہ آنکھیں مرد یا عورت کی بھی ہوتی ہیں یا غیر مسلم کی بھی ہو سکتی ہیں کیا یہ آنکھیں مسلمان عورت کو لگانا جائز ہے یا نہیں

جواب: جائز نہیں۔

مضامین نگار اور نامہ نگار حضرات خبریں، مضامین صاف اور خوشخط لکھیں

بقیہ : تحریک ختم نبوت

اٹھے حتیٰ کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اور مسٹر عبدالولی خان گرمجوشی سے ملے اس کے بعد سینٹ نے بھی پونے آٹھ بجے اجلاس شروع کر کے ۸ بج کر ۲ منٹ پر منظور کیا۔ پورے ملک میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ لوگ مسرت سے دیوانے ہو گئے۔ اور جگہ جگہ شیرینی تقسیم ہوئی۔ بینکڑوں علمائے حضرت امیر شریعت کے مزار پُر انوار پر ملتان میں حاضر ہوئے اور انہیں مبارکباد دی۔

اس نوے سالہ مسئلے کو حل کرنے کے لئے قومی اسمبلی کی خصوصی کمیٹی نے دو ماہ میں ۲۸ اجلاس کئے اور ۹۶ گھنٹے کی نشستیں ہوئیں۔

اراکین قومی اسمبلی مولانا مفتی محمودؒ، مولانا شاہ احمد نورانی، پروفیسر غفور احمد کے سرکاری کر کے مجلس عمل کے سب اخص بیٹھے مولانا محمد شریف جالندھریؒ کی سرکردگی میں اسلام آباد میں ماہرین قادیانیت کا عملہ شب و روز مصروف عمل رہا مجلس کی طرف سے "ملت اسلامیہ کا موقف" کے عنوان سے اراکین کو ایک یادداشت پیش کی گئی۔ مجلس میں یوں تو دینی و سیاسی جماعت کے نمائندے شامل تھے لیکن مولانا محمد یوسف بنوریؒ اور مولانا مفتی محمودؒ کا کردار سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔ حضرت بنوریؒ کے حکم پر مجلس تحفظ ختم نبوت کے فنڈ سے تحریک پر ڈیڑھ لاکھ روپیہ خرچ ہوئے

بقیہ : بچوں کی اصلاح

قرآن میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

ترجمہ: اے ایمان والو! اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو جہنم کی آگ سے بچاؤ۔

حدیث میں ہے۔

(ترجمہ) مرد اپنے گھر کا نگہبان ہے اس سے اس کی رعایا کے بارے میں باز پرس ہوگی اور عورت اپنے شوہر کے گھر کی نگہبان ہے اور اس سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں باز پرس ہوگی

(ترجمہ) اپنے بچوں کو ادب سکھاؤ اور ان کی اچھی طرح تربیت کرو۔

آپ نے ارشاد فرمایا اپنے بچوں کو اور گھر والوں کو خیر کی تعلیم دو اور ان کو ادب سکھاؤ۔

مزید آپ کا ارشاد گرامی ہے

اپنی اولاد کو شریعت کے احکامات پر عمل کرنے اور ممنوع چیزوں سے بچنے کا حکم دو۔ اسی کو ان کے لیے جہنم سے بچنے کا ذریعہ بناؤ

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے بچوں کی صحیح تربیت کی توفیق دے۔

بقیہ : ذکری دین کی حقیقت

رہے کہ حال ہی میں لسبیلہ کے بعض علماء نے ذکری تبلیغ کے افراد کے مسلم ظاہر کرنے پر شدید اعتراض کیا تھا۔

(روزنامہ امن ۲۹ اپریل ۷۸ء)

ذکری کافر ہیں

مندرجہ بالا تصریحات میں ذکری مذہب کی ایک مختصر سی جھلک ہے اگر ذکری مذہب کے ماننے والوں کے عقائد و اعمال کو تفصیل سے لکھا جائے تو ایک ضخیم کتاب تیار ہو سکتی ہے ہم نے اختصاراً سے کام لے کر ذکری مذہب کا ایک سرسری جائزہ لیا ہے جس سے ہر مسلمان کو بخوبی اندازہ ہو جاتا ہے کہ یہ مذہب کیا ہے اور اسلام میں اس کی کیا حیثیت ہے؟

چنانچہ اس سے قبل مختلف علماء کرام نے ذکری مذہب سے متعلق فتاویٰ تحریر کئے ہیں۔ جن میں حضرت مولانا مفتی رشید احمد صاحب لدھیانوی کا تحریر کردہ فرمودہ قابل ذکر ہے یہ فتویٰ موصوف کے مجموعہ فتاویٰ "احسن الفتاویٰ" جلد اول میں شائع ہو چکا ہے۔ یہی فتویٰ الگ کتابی صورت میں بھی "ذکری فرقہ" کے نام سے شائع ہو چکا ہے

حضرت مفتی صاحب نے اپنے فتویٰ میں بالاتفاق ذکریوں کے کفر کا فتویٰ دیا ہے۔

ذکریوں کے ان تمام عقائد و اعمال کو سامنے رکھ کر ذکری مذہب کے ماننے والوں کے لئے یہ فیصلہ ہے کہ "ذکری کافر ہیں، اور دائرہ اسلام سے خارج ہیں یہ کفر میں قادیانیوں سے بدتر ہیں کیونکہ وہ صرف ختم نبوت کے منکر ہیں اور یہاں ذکری لوگ ختم نبوت کے ساتھ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ کے انکار کے علاوہ خانہ کعبہ کے بالمقابل "کوہ مراد" کو مقام حج مانتے ہیں اور وہیں حج جائز کرتے ہیں لہٰذا ان کے کافر ہونے میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔

ذکریوں کے ساتھ دوستی کا تعلق رکھنے والا بھی کافر ہے

قرآن، حدیث اور فقہ میں اس کی تصریح ہے کہ کافروں کے ساتھ دلی دوستی رکھنا ان کے ساتھ مسلمانوں جیسے خصوصی مراسم رکھنا مسلمانوں کے خصوصی راز ان تک پہنچانا اور کفر و اسلام کے مقابلہ کے وقت کافروں کے ساتھ جانی، مالی اور قولی تعاون کرنا اور گفتار و کردار سے ایسا طریقہ جان کر اختیار کرنا جس سے مسلمانوں کے بجائے کافروں سے تعاون ہوتا ہو یہ سب چیزیں کفر ہیں اور ان کا ارتکاب کرنے والا اگر اسلام کا دعویٰ کرتا ہو۔ پھر بھی وہ کافر و مرتد ہے اس کو توبہ کر کے دوبارہ اسلام قبول کرنا چاہیے اور تجدید نکاح بھی دوبارہ ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

ھذا ما ظھر لی والحق عند اللہ

کتبہ احقر الانام

احتشام الحق آسیا آبادی

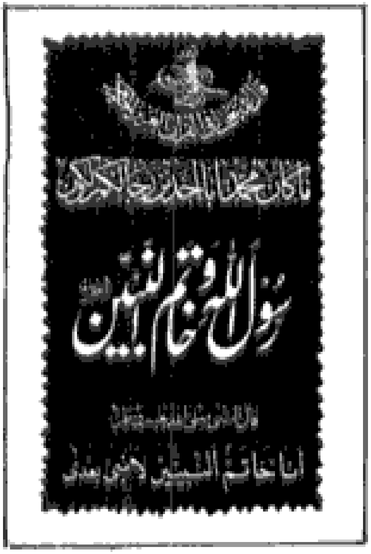

KHATME NUBUWWAT (AN INTERNATIONAL WEEKLY MAGAZINE)
Registered No. M-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ

کا نصب العین اور اغراض و مقاصد

- تبلیغ و اشاعتِ اسلام حدیث "مَا اَنَا عَلَیْهِ وَاَصْحَابِی" کی روشنی میں۔
- اِصلاحِ عقائد و اعمال صحابہؓ و تابعینؒ و ائمہ دینؒ کی نشاندہی کے مطابق
- تربیتِ اخلاق
- بالخصوص تحفظ عقیدہ ختمِ نبوت جس کیلئے مندرجہ ذرائع اختیار کیئے گئے ہیں۔

(ا) مبلغین و داعیانِ اِسلام کا تقرر۔ (ب) شعبہ نشر و اشاعت (ج) دینی مدارس کا قیام اور انکی تنظیم۔ (د) تعلیمِ بالغاں (ر) تعلیمِ نسواں

الحمد للہ! اِس وقت پچاس سے زائد مبلغین اندرونِ ملک و بیرونِ ملک سرگرمِ عمل ہیں اور بیسیوں دینی مدارس قائم ہیں

شرائطِ رکنیت

ہر عاقل و بالغ شخص، خواہ وہ مرد ہو یا عورت، عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کا رکن بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ ان شرائط کی پابندی کا اقرار کرے۔

(۱) عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے اغراض و مقاصد، نصب العین اور طریق کار کو سمجھ لینے کے بعد اس بات کا اِقرار کرے کہ مجلس کے دستور کے ساتھ پوری طرح متفق ہے اور اسکے مطابق جماعتی نظام کی پوری طرح پابندی کرنے کیلئے تیار ہے۔ (۲) وہ تمام ایسی رسومات و عادات سے اپنی زندگی کو پاک کرنے کی کوشش کریگا جو کتاب اللہ اور سُنّتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف ہوں۔ (۳) وہ کسی ایسے ادارے یا جماعت کا رکن نہیں بنے گا جس کے عقائد و نظریات اور اصول و مقاصد عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے مقاصد اور طریقِ کار کے خلاف ہوں۔ (۴) وہ نیا سال شروع ہونے پر کم از کم ایک روپیہ مجلس کے بیت المال میں جمع کرائے گا۔ (۵) جو صاحب یکمشت یکصد روپیہ عنایت فرمائیں گے وہ تا زیست عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے رکن متصور ہوں گے۔

رابطہ کیلئے: مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ
حضوری باغ روڈ ملتان پاکستان۔ فون نمبر: ۴۰۹۷۸